کیٹیکزم

کیٹیکزم

کٹیکزم

،کٹیکزم کا مقصد یہ ہے کہ مسیحی تعلیم کو مختصر اور سادا طریقے سے بیان کیا جائے.
اس کا گہرا مقصد یہ ہے، کہ اس تعلیم سے خدا پر ہمارے ایمان کی زندگی اور
پڑوسی ؑ کی محبت میں راہنمائی ہو.

دس احکام، عقیدا، دُعاربانی اور دعا کٹیکزم کے بُنیادیٔ حصےّ ہیں. یہ بہت سی ؑ
کلسیاؤں کے مسیحی لوگوں میں عام پاے جاتے ہیں. مارٹن لوتھر کے چھوٹے کٹیکزم کی بنا
پر اس کٹیکزم میں اعشاربانی اور بپتسمہ کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے.
داس احکام میں زندگی کے بنیادیٔ اصول ہیں. ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے. اور کن کن چیزوں
سے پرہیز کرنا چاہیے. عقیدہ ہمیں یہ بتاتا ہے خداکون ہے. اور اس نے ہماریٔ خاطر کیا
کچھ کیا ہے. اوراس نے ہمیں کیا کچھ بخشاہے. دعاے ربانی ہماریٔ خدا سے دعا کرنے میں
راہنمائی کرتی ہے. تاکہ ہم ایمان میں قائم رہیں. اورخدا کی مرضیٔ کے مطابق زندگی بسر کریں.
بپتسمہ کی پاک رسم روحانی زندگی کی بنیاد ہے. پاک عشا کی رسم ہماریٔ ایمان اورمحبت کی زندگی
میں مضبوتی کرتی ہے.خدا کا کلام،اقرار کے بعد گناہوں کی معافی،دعا اورکلمات برکت ہمارا زندگی
بھر کا سہارا ہیں۔
کٹیکزم روحانی زندگی کی گایڈ اور بائبل کا مختطر خلاصہ ہے۔ یہ ہماری نصحت اور روزمرہ زندگی میں مدد
کے لیے ہے۔ہم اس پر بار بار غور کر سکتے ہیں کہ کٹیکزم ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔

پیش لفظ

کٹیکزم کے اس ترجمہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جو اردو زبان میں فنش لوتھرن چرچ کی بنیادی تعلیم کو مختطر طور پر جاننا چاہتے ہیں، ان کو یہ موقعہ ملے۔ یہ ترجمہ فنش اور انگریزی زبان کے کٹیکزموں کی بینا پر کیا گیا ہے۔ بعض الفاظ کا ترجمہ لفظ بلفظ نہیں ہے۔ کٹیکزم فنش کلچر کو سمجھنے کے لیے بھی ایک مددگار کتابچہ ہے۔ خداوند اس چھوٹے کتابچہ کو بابرکت کرے اور اپنے جلال کے لیے استعمال کرے۔ آمین۔

پاسٹر سلامت مسیح

ہولّو لا ۲۲ جون ۲۰۱۶

دس احکام

۱: میں خداوند تیرا خدا ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

۲: تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

۳: یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔

۴: تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔

۵: تو خون نہ کرنا۔

۶: تو زنا نہ کرنا۔

۷: تو چوری نہ کرنا۔

۸: تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

۹: تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔

۱۰: تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اس کے غلام اور نہ اس کی لونڈی یا اس کے بیل یا اس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔ (خروج ۲۰:۲۔۱۷، استثناہ ۵:۶۔۲۱)

1۔ پہلا حکم

میں خداوند تیرا خدا ہوں۔

میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

جاننا کہ خدا ہماری زندگیوں کا اہم ترین اور بنیادی عنصر ہے۔

اگرچہ ہمیں ہمیشہ اس بات کا ادراک نہ بھی ہو تو بھی خدا ہماری زندگیوں میں ہم تک عین رسائی کرتا ہے۔ ہم ایسے خدا سے ملاقات کرتے ہیں جس سے ہم ڈرتے بھی ہیں اور محبت بھی کرتے ہیں۔ خدا کی پاکیزگی اس کے احترام اور رعب کو ابھارتی ہے جبکہ اس کی محبت ہمیں اس کے اور قریب لاتی ہے۔ اس حکم میں خدا ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگیاں کس طرح گزارنی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری خودغرضی اور بدکاری بھی ہم پر واضح کرتا ہے۔ پہلا حکم یہ دریافت کرتا ہے کہ ہم نے اپنی زندگیاں کس پر قائم کی ہیں؟

کون اور کیا ہمارا خدا ہے؟

سب لوگ ایسی چیز کی تلاش میں ہیں جس سے کہ وہ اپنی امید وابستہ کر سکیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ طاقت، دولت اور شہرت ہمیں تحفظ دیں گی۔ ہم اپنی زندگی کی بنیاد اپنی ذات اور اپنے کاموں پر قائم کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ہم ایسے خداؤں میں پناہ تلاش کرتے ہیں جو ہمارے اپنے خوابوں اور خواہشات کا پرتو ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے وعدے کے مطابق نجات نہیں دے سکتے۔

خدا واحد پناہ گاہ ہے جس نے ہر چیز کو خلق کیا اور بیان کیا کہ وہ سب کا خدا ہے۔ اس کی بخشش زندگی اور ہر وہ اچھی چیز ہے جو ہمارے پاس ہے۔ اگر ہم ہاتھ کے بنائے ہوئے بتوں میں تسلی ڈھونڈیں تو ہم خدا اور اس کی محبت سے دور چلے جاتے ہیں۔ چونکہ خدا ہر اچھی چیز کا بخشنے والا ہے اس لیے وہ ہماری محبت کا حقدار ہے۔

وہ ہمارا واحد خدا ہونا چاہتا ہے۔

☆ یسوع نے کہا: کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔(متی ٦:٢١)

☆ تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے مانند محبت رکھ۔(لوقا ١٠:٢٧)

میں خداوند تیرا خدا ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب دیں۔

ہمیں ہر چیز سے بڑھ کر خدا کا خوف ماننا، اس سے محبت کرنا اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

2

دوسرا حکم

تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

خدا کا نام ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ خدا کون ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔
یہ چیز ہمارے اندر بے کلی اور نا قابل بیان تڑپ پیدا کرتی ہے۔
ہم اپنے تمام مصائب میں اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کی مدد کا انتظار کرتے ہیں۔ خدا کا وعدہ ہے کہ جب ہم پورے ایمان کے ساتھ اس کا نام پکاریں گے تو وہ ہماری سنے گا۔ خدا کا نام پاک ہے۔ جب ہم اس سے دعا کرتے، اس کو جلال دیتے اور اس کی شکرگزاری کرتے ہیں تو ہم اس کے نام کا درست استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ہم اس کو اپنا واحد خدا تسلیم کرتے ہیں۔
جب ہم خدا کے نام میں یا اس کے نام کے حوالے سے اپنی خودغرض خواہشات کی تکمیل چاہتے ہیں یا پھر دوسرے لوگوں کو اپنے تابع کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم اس کے نام کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔
خدا کے نام کا مذاق بنانے کا مطلب ہے کہ ہم خدا کے نام کی تذلیل کرتے اور جان بوجھ کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

☆ تو خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا اور اسی کی عبادت کرنا اور اسی کے نام کی قسم کھانا۔ (استثناہ ۶:۱۳)

☆ تو بھی خدا کی مضبوط بنیاد قائم رہتی ہے اور اس پر یہ مہر ہے کہ خداوند اپنوں کو پہچانتا ہے اور جو کوئی خداوند کا نام لیتا ہے ناراستی سے باز رہے۔

(۱۔ تیمتھیس ۲:۱۹)

تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے۔ ہمیں خدا کا نام لعنت بھیجنے، قسم کھانے، جادوگری، جھوٹ اور دھوکہ دہی کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے بلکہ ضرورت کی ہر گھڑی میں اس کو پکارنا چاہیے، اس سے دعا کرنی چاہیے، اس کی تعریف اور اس کی شکرگزاری

کرنی چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

3

تیسرا حکم

یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔

خدا نے ہمیں کام اور آرام دونوں دیئے ہیں۔ آرام میں سونے اور جسمانی آرام کے علاوہ اور بھی باتیں شامل ہیں۔ خدا کے حضور ٹھہرنا آرام کے دن میں گہرے معنی رکھتا ہے۔

خاموشی میں قدوس کی حضوری کا احساس ہوتا ہے اگر چہ ہم اسے کوئی نام یا شکل نہیں دے سکتے۔ ہماری شخصی ٹوٹ پھوٹ اور زندگی کے تنازعات ہمارے اندر سوالات پیدا کرتے اور ہمیں ان کے جوابات تلاش کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

خدائے قدوس کی خواہش ہے کہ وہ ہمیں جواب دے۔ اپنے کلام کے ذریعے وہ ہماری دنیا میں داخل ہوتا اور ہماری زبان میں بات کرتا ہے۔ اگر ہم اسے سننا نہیں چاہتے تو ہم اسے اپنی زندگیوں سے نکال باہر کرتے ہیں۔ خداوند کے روز الٰہی عبادت ایک ایسا موقع ہے جہاں وہ ہم سے بات کرتا اور ہم اس سے بات کرتے ہیں۔ خدا کے پاک کلام سے ہم یہ سمجھنا سیکھتے ہیں کہ خدا ہم سے کیا کہتا ہے اور کس طرح سے ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اتوار کے دن کا ہفتے کے باقی دنوں سے الگ کیا جانا ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہمیں آرام کے لیے ایک مشترکہ دن کی ضرورت ہے۔ یہ خدا کی پاک مرضی ہے کہ ہمیں آرام کے لیے ایک دن کی سہولت ملے۔

☆ کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان، زمین، سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اس لیے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔

(خروج ۲۰: ۱۱، ۱۲)

☆ اگر تو سبت کے روز اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مقدس دن میں اپنی خوشی کا طالب نہ ہو اور سبت کو راحت اور خداوند کا مقدس اور معظم کہے اور اس کی تعظیم کرے، اپنا کاروبار نہ کرے اور اپنی خوشی اور اور بے فائدہ باتوں سے دستبردار رہے، تب تو خداوند میں مسرور ہوگا۔

(یسعیاہ ۵۸: ۱۳۔۱۴)

☆ اور اس نے ان سے کہا سبت آدمی کے لیے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لیے۔ پس ابن آدم سبت کا بھی مالک ہے۔

(مرقس ۲: ۲۷۔۲۸)

☆ اور وہ ناصرت میں آیا جہاں اس نے پرورش پائی تھی اور اپنے دستور کے موافق سبت کے دن عبادت گاہ میں گیا اور پڑھنے کو کھڑا ہوا۔

(لوقا ۴: ۱۶)

یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا کا خوف ماننا اور اس سے محبت کرنی چاہیے۔اس لیے ہمیں خدا کے کلام اور اس کی منادی کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ بلکہ اسے پاک ماننا اور بخوشی اسے سننا اور سیکھنا چاہیے۔

(مارٹن لوتھر: مختصر کیٹیکزم)

4

چوتھا حکم

تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔

یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہر بچے کا باپ اور ماں ہو۔انہیں خاص عزت اور احترام حاصل ہے کیونکہ وہ ہمارے والدین ہیں۔

یہ والدین کہ ذمے داری ہے کہ بچے کی بہتری اور پرورش کے ذریعے اس کا تحفظ کریں۔ علاوہ ازیں یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی خدا کے عرفان اور پڑوسی سے محبت میں رہنمائی کریں۔

بچے کی یہ ذمے داری اور حق ہے کہ اسے موقع دیا جائے کہ وہ والدین کی عزت کرے۔ اگرچہ والدین اپنے بچوں کے لیے اچھا چاہتے ہیں تو بھی ان کے الفاظ اور فعل محبت سے خالی اور غلط ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ حالات ایسے ہوں کہ ہم بچے اپنے والدین کی خواہشات کے برعکس فیصلوں پر عمل کرنا چاہیں تو بھی ہمیں ان کی بات سننا چاہیے اور ان کی عزت کرنی چاہیے۔ یہ حکم بالغ اولاد پر یہ زور بھی دیتا ہے کہ اپنے بزرگ والدین کی خدمت کریں اور ان کی عزت کریں۔ معاشرے میں حکومت کو یہ ذمہ داری سونپی جاتی ہے کہ وہ تمام شہریوں کو تحفظ فراہم کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ سب کو انصاف ملے۔

جب ہم ان کی عزت کرتے ہیں جنہیں حکومت کرنے کی ذمہ داری

سونپی گئی ہے تو ہم خدا کی نگہداشت پر بھروسے کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا کا وعدہ ہے کہ اس سے ہمارا بھلا ہوگا۔

☆ اپنے باپ کا جس سے تو پیدا ہوا ہے شنوا ہو اور اپنی ماں کو اس کے بڑھاپے میں حقیر نہ جان۔ (امثال ۲۳:۲۲)

☆ اے فرزندو! خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ واجب ہے۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر (یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے) تا کہ تیرا بھلا ہو اور زمین پر تیری عمر دراز ہو۔ اور اے اولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے کر ان کی پرورش کرو۔

(افسیوں ۶:۱۔۴)

تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا کا خوف ماننا اور اس سے محبت رکھنی چاہیے لہٰذا ہمیں اپنے والدین اور اعلیٰ مرتبے والوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ ہی ان کو غصہ دلانا چاہیے بلکہ ان کہ عزت، خدمت اور فرمانبرداری کرنی چاہیے اور ان سے محبت اور توقیر کرنی چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

5
پانچواں حکم

تو خون نہ کرنا۔

چونکہ خدا محبت ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھیں۔

ہر شخص کی زندگی خدا کا تحفہ ہے اور انتہائی قیمتی ہے۔ ہمیں اپنے ساتھی

انسانوں کو نہ تو کوئی نقصان اور نہ ہی کوئی دکھ پہنچانا چاہیے۔ اس کے برعکس ہمیں ہر قسم کے حالات میں ان کو تحفظ دینا چاہیے۔

معاشرے کے کمزور ترین افراد کی خاص دیکھ بھال کی جانی چاہیے۔ یہ حکم کہ ہمیں اپنے ساتھی انسانوں سے محبت کرنی چاہیے، افراد اور معاشرے دونوں سے متعلق ہے۔ جب حکومت معاشرے کے ان افراد کا دفاع کرتی ہے جن کی زندگی یا بہبود کو کوئی خدشہ ہو تو وہ معاشرے میں اس حکم کی تکمیل کو فروغ دیتی ہے۔ سب کی بھلائی کے لیے تشدد کو پھیلنے سے روکنے کے لیے حکومت کو طاقت کا استعمال بھی کرنا پڑتا ہے۔

ہمیں انفرادی طور پر انصاف کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے بلکہ ہمیں معاف کرنا اور انتقام کی خواہش کو چھوڑنا چاہیے۔ اگر ہم انسانی جان یا کسی اور جان کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو خدا اور اس کی تخلیق کے خلاف کھڑا کرتے ہیں۔

☆ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اسے احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہو گا۔

(متی ۵:۲۱۔۲۲)

☆ اے عزیزو! اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دوں گا۔

(رومیوں ۱۲:۱۹)

☆ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔

(رومیوں ۱۳:۱۰)

تو خون نہ کرنا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا کا خوف ماننا اور اس سے محبت رکھنی چاہیے اس لیے ہمیں اپنے پڑوسی کی زندگی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے اور نہ ہی اسے کوئی نقصان پہنچانا چاہیے بلکہ اس کی مدد کرنی اور زندگی کی ہر ضرورت میں اس کی دستگیری کرنی چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

6

چھٹا حکم

تو زنا نہ کرنا۔

خدا نے ہمیں مرد اور عورت تخلیق کیا ہے۔ جنس خدا کے تخلیقی کام کا حصہ

ہے۔اس کا مقصد مرد اور عورت کے درمیان تعلق کی ابتدا اور اسے تحفظ دینا ہے۔شادی کے بندھن میں ہم خدمت کی رو سے محبت کرنا سیکھتے اور نئی نسل کی پرورش کے ذریعے اپنے ساتھی کے لیے خوشی کا باعث بنتے ہیں۔ بیاہ خاندان کی بنیاد ہے۔عوامی پابندی اور سماجی حمایت خاندان کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ عمر بھر کی شادی ہی ہے جس میں مرد اور عورت کے تعلق کو اسی طرح تکمیل ملتی ہے جس طرح سے کہ خدا چاہتا ہے۔

شادی کو تحفظ دینے کی ضرورت کا تعلق نہ صرف ہماری اپنی بلکہ دوسروں کی شادی سے بھی ہے۔ یہ مطالبہ پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔جس جنسی تعلق میں محبت اور ذمے داری شامل نہ ہو وہ افراد کو اپنا غلام بنا لیتی ہے جس سے نہ صرف ان افراد کو بلکہ دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

شادی کی خلاف ورزی ہمارے گہرے ترین تعلقات کو زخم پہنچاتی اور زندگی کی بنیاد کو تباہ کر دیتی ہے۔ازدواج کی باہمی معافی اور خود کو ایک دوسرے کے تابع کر دینے کی رضامندی بہرحال، انہیں بند گلی کی

صورتحال سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔شادی کا آخری قطع تعلق طلاق پر ختم ہوتا ہے۔

دوبارہ شادی کرنے کا فیصلہ انتہائی سنجیدہ اور ذمے داری کا فیصلہ ہے۔ نئ شادی کو خدا اور لوگوں کے سامنے لانے میں نہ صرف شخصی تابعداری بلکہ مہربانی اور معافی بھی شامل ہے۔

☆ اور کیا اس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اس کے پاس اور ارواح بھی موجود تھیں؟ پھر ایک ہی کو کیوں پیدا کیا؟ اس لیے کہ خدا ترس نسل پیدا ہو۔پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بے وفائی نہ کرے۔

(ملاکی ۳:۱۵)

☆ یسوع نے کہا "لیکن خلقت کے شروع میں اس نے انہیں مرد اور عورت بنایا۔اس لیے مرد اپنے باپ سے اور ماں سے جدا ہوکر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا۔اور وہ اور اس کی بیوی دونوں ایک جسم ہوں گے۔

پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لیے جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے۔"

(مرقس ۱۰:۹۔۶)

تو زنا نہ کرنا۔

اس سوال کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے، اور اپنے کام اور کلام کے وسیلے ہمیں پاک دامن اور پاکیزہ زندگی گزارنی چاہیے، جس میں ہر کوئی اپنے شوہر اور اپنی بیوی سے محبت رکھے اور اس کی عزت کرے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

7

ساتواں حکم

تو چوری نہ کرنا۔

روپیہ پیسہ اور جائیداد خدا کی عمدہ اور ضروری نعمتیں ہیں تو ہم بھی نسل انسانی کے عام ترین بت ہیں۔

خدا کی تخلیق کی ہوئی سب اچھی چیزیں ہر ایک کے لیے ہیں۔ محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ سب انسانوں کا خیال رکھیں۔ ہماری مشترکہ ذمے داریوں کی وسعت سب انسانوں تک ہے۔ اگر ہم غریبوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر صرف اپنی خودغرضی سے اپنا ہی فائدہ تلاش کرتے ہیں تو پھر دراصل ہم ان کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں جن کے حالات بہت کمزور ہیں۔ ہمیں اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ ہماری اپنی بہتری اور قومی فائدے کی فلاح کی خاطر ہماری کٹوتی ہو سکتی ہے۔

ہمیں دھوکے بازی سے نہ تو کوئی جائداد اور نہ ہی روپیہ پیسہ حاصل کرنا

چاہیے۔ عوامی املاک پر قبضہ یا اس کی بربادی بھی چوری کے زمرے میں آتی ہے۔ دوسروں کا ناجائز فائدہ اٹھانا، اپنے کام کی ذمہ داری اٹھانے سے انکار اور دوسروں کے خرچے پر منافع خوری بھی چوری ہی ہے۔ ماحول کی بربادی اور فطرت کے توازن میں بگاڑ بھی آنے والی نسلوں پر ڈاکا ڈالنے کے مترادف ہے۔

☆ بدزبانی، عہد شکنی، خون ریزی، چوری اور حرامکاری کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ وہ ظلم کرتے ہیں اور خون پر خون ہوتا ہے۔ اس لیے ملک ماتم کرے گا اور اس کے تمام باشندے جنگلی جانوروں اور ہوا کے پرندوں سمیت ناتواں ہو جائیں گے بلکہ سمندر کی مچھلیاں بھی غائب ہو جائیں گی۔

(ہوسیع ۴: ۲۔۳)

☆ چوری کرنے والا پھر چوری نہ کرے بلکہ اچھا پیشہ اختیار کر کے

ہاتھوں سے محنت کرے تا کہ محتاج کو دینے کے لیے اس کے پاس کچھ ہو۔

(افسیوں ۴:۲۸)

تو چوری نہ کرنا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے، اور اس لیے ہمیں اپنے پڑوسی کے روپے یا جائیداد کی چوری نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی انہیں کاروبار میں بددیانتی کے یا ناقص مال کے لین دین کے ذریعے اپنے قبضے میں لینا چاہیے بلکہ پڑوسی کی مدد کرنی چاہیے تا کہ وہ اپنی حالت کو سنوار سکے اور اسکی آمدنی اور جائیداد کا تحفظ کرنا چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

8

آٹھواں حکم

تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں۔ پڑوسی سے محبت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم ان کی عزت اور وقار کا تحفظ کریں کیونکہ ان کے کھو جانے کا اثر تا حیات رہتا ہے۔

ہم خود اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں صرف اچھی باتیں ہی کی جائیں۔ جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پڑوسی ہمارے بارے میں بات کریں، ہمیں بھی اسی طرح ان کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔ اگر ہمارے پڑوسی کے بارے میں کوئی منفی باتیں پھیلاتا ہے تو محبت ہم سے توقع کرتی ہے کہ ہم اس پڑوسی کی مدد کریں اور اس کی ہمت بڑھائیں۔

خلوت اور جلوت دونوں میں دوسروں کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ کسی بات کو فاش کیا جائے، کشادہ دلی کے ساتھ حق اور انصاف کے تقاضے پورے کیے جانے چاہیے۔ بہرحال کسی خاص وجہ اور پورے یقین کے بغیر ہمیں اپنے پڑوسی کے کسی جرم کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔

جرائم کا تعین کرنا عدالتی نظام کے ذمے ہے جو مجرم کے بارے میں فیصلہ کرتا اور اسے اس کے کاموں کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ شخصی زندگی میں ہمیں نہ تو دوسروں کو الزام دینا چاہیے اور نہ ہی ان کی کمزوریوں کو ظاہر کرنا چاہیے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خود کو اپنے ماضی سے آزاد کریں اور اپنی زندگی میں نئی سمت دریافت کریں۔

☆ تو جھوٹی بات نہ پھیلانا اور ناراست گواہ ہونے کے لیے شریروں کا

ساتھ نہ دینا۔ برائی کرنے کے لیے کسی ہجوم کی پیروی نہ کرنا اور نہ کسی مقدمہ میں انصاف کا خون کرانے کے لیے لوگوں کے ہجوم کا منہ دیکھ کر کچھ کہنا۔

(خروج ۲۳:۱۔۲)

☆ ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولو کیونکہ تم نے پرانی انسانیت کو اس کے کاموں سمیت اتار ڈالا اور نئی انسانیت کو پہن لیا ہے جو معرفت حاصل کرنے کے لیے اپنے خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔

(کلسیوں ۳:۹۔۱۰)

تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے، اس لیے ہمیں اپنے پڑوسی کے بارے میں نہ تو جھوٹ بولنا چاہیے اور نہ ہی اسے دھوکہ دینا چاہیے، نہ ہی طعنہ زنی کرنی چاہیے اور نہ ہی اسے بدنام کرنا چاہیے۔ بلکہ ہمیں اس کے لیے معذرت کرنی چاہیے، اس کے بارے میں اچھا بولنا چاہیے اور جو کچھ وہ کرتا ہے اسے اچھے انداز میں بیان کرنا چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

9

نواں حکم

تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔

نواں اور دسواں حکم اس بات کی مثال ہیں کہ محبت اور خودغرضی میں

انسان کہاں تک آگے بڑھ سکتا ہے۔ ان دونوں حکموں میں دیگر تمام احکام میں بیان کی گئی باتوں کو وسعت اور گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا ہمارے مخفی خیالات سے بھی واقف ہے اس لیے اس کے احکامات ہمارے لالچ کا بھی احاطہ کرتے ہیں۔ اگر ہمیں اپنے حقوق کو چھوڑنا بھی پڑے تب بھی ہمیں ہر قیمت پر اپنے پڑوسی کی حفاظت کرنا اور اس کا دفاع کرنا چاہیے ۔ اگرچہ ہمارے حقوق جائز ہی کیوں نہ ہوں، دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈال کر اپنا فائدہ ڈھونڈنے سے خدا ہمیں منع کرتا ہے۔

یہ حکم ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ چاہے معاشرے کی کوئی قوت ہمیں مجبور کرے یا نہ کرے ہم پھر بھی بھلائی ہی کریں۔ احکامات ہمیں ہمارے اندر گہرائی تک جھانکنے میں مدد دیتے اور ہمارے رویوں کی وجوہات کو جانچنے میں مدد دیتے ہیں۔

دوسروں کی چیزوں سے حسد اور لالچ، چاہے وہ ظاہری ہو یا ہماری سوچ

میں چھپا ہو خدا پر ہماری بد اعتمادی کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم صرف اسی پر بھروسہ رکھیں اور زندگی کی تمام اچھی چیزوں کی توقع صرف اسی سے کریں۔

☆ ان پر افسوس جو بد کرداری کے منصوبے باندھتے اور بستر پر پڑے پڑے شرارت کی تدبیریں ایجاد کرتے ہیں اور صبح ہوتے ہی ان کو عمل میں لاتے ہیں! کیونکہ ان کو اس کا اختیار ہے۔ وہ لالچ سے کھیتوں کو ضبط کرتے اور گھروں کو چھین لیتے ہیں اور یوں آدمی اور اس کے گھر پر ہر مرد اور اس کی میراث پر ظلم کرتے ہیں۔

(میکاہ ۲:۱۔۲)

☆ پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا، مثلاً اگر شریعت یہ نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا۔

(رومیوں ۷:۷)

تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے، اس لیے ہمیں فریب سے اپنے پڑوسی میراث یا گھر کو اپنے قبضے میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اسے کسی قانونی حق کے بہانے سے ہتھیانے کی کوشش کرنی چاہیے بلکہ اس کی مدد کرنی چاہیے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اسکو سنبھال سکے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

10

دسواں حکم

تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اس کے غلام اور اس کی لونڈی

اوراس کے بیل اوراس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔

خدا کی تخلیق کی گئی دنیا میں ذاتی ملکیت کے علاوہ اور بھی چیزیں شامل ہیں۔ جن لوگوں کے ساتھ ہم رہتے اور کام کرتے ہیں وہ ہماری زندگیوں کا اہم حصہ ہیں۔

مگر ہر شخص کی زندگی کا کوئی نہ کوئی خاص مقصد ہے جیسے ہم کہیں بھی رہتے ہوں، کیسے بھی رہتے ہوں، زندگی کے کسی نہ کسی مقام پر پورا ہونا ہی ہے۔ ہمیں اپنے پڑوسی کی زندگی کے حوالے سے اس کی ہراس چیز کی جواسکی ملکیت ہے، کی حفاظت کرنی چاہیے اوراس کی مدد کرنی چاہیے۔ خدا کی مرضی پوری کرنے کے ذریعے، اپنی بہتر قوت فیصلہ استعمال کرتے ہوئے اور خود کی اپنے پڑوسی کی جگہ رکھ کر دیکھنے سے ہم مسلسل بھلائی کے نئے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ جدت رکھنے والی محبت ہر صورتحال میں خدمت کے نئے طریقے تلاش لیتی ہے۔

احکامات کے مواد کا اظہار اس طرح سے ہوسکتا ہے کہ ہمیں ہر چیز سے بڑھ کر خدا سے محبت اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھنی چاہیے۔ ہمیں بھی لوگوں کے ساتھ وہی رویہ رکھنا چاہیے جس کی ہم لوگوں سے توقع کرتے ہیں۔

☆ پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

(متی ۷:۱۲)

☆ کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر اور ان کے سوا اور کچھ جو کوئی حکم ہو ان سب کا خلاصہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔

(رومیوں ۱۳:۹)

تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ کر اس کے غلام اور اس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

ہمیں خدا سے محبت کرنی اور اس کا خوف ماننا چاہیے، اس لیے ہمیں اپنے پڑوسی کی بیوی، ملازم اور مال مویشی کو جبرا اغوا کرنا، ورغلانا یا بددل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کی مدد کرنی چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ رہیں اور اس کے ساتھ اپنی ذمے داری کو نبھائیں۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

11

احکامات

محبت کی شریعت

احکامات ہر کسی کے لیے اچھی زندگی کی شرائط کا اظہار ہیں۔ان میں شامل محبت کا مطالبہ ہر مذہب اور معاشرے میں معروف ہے۔

لوگ جانتے ہیں کہ احکامات بذات خود زندگی کی شریعت کا اظہار ہیں۔ حکموں کو ماننے یا توڑنے کے نتائج کسی بھی فرد کی شخصی زندگی سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ ان کے اثرات نسل در نسل خاندانوں اور معاشروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

چونکہ خدا کی مرضی لوگوں کے ساتھ بھلائی کی ہے اس لیے وہ غیر مشروط محبت کی توقع کرتا ہے۔احکامات نہ صرف زندگی کے اصول ہیں بلکہ اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ اگرچہ ہمارے دل ان احکامات کو راست مانتے ہیں تاہم کوئی بھی خدا کے مطالبات پر پورا نہیں

اتر سکتا۔ ہمارے اندر کوئی چیز ہمارے ساتھ خدا کی محبت بھری مرضی کے خلاف جنگ کرتی ہے۔ ہم بھلائی کرنے میں بھی اپنا فائدہ تلاش کرتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہوں جو تمام بھلائی کا منبع ہے، ہر چیز سے بڑھ کر ہماری تمام تر ترجیح اپنا شخصی فائدہ ہی ہوتی ہے۔ یہی چیز دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں فساد پیدا کرتی ہے۔

احکامات ہم پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری زندگیوں میں سب سے اہم اور بنیادی بات خدا پر ہمارا ایمان ہے۔

☆ اے انسان اس نے تجھ پر نیکی ظاہر کر دی ہے۔ خداوند تجھ سے اس کے سوا کیا چاہتا ہے کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو عزیز رکھے اور اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلے؟

(میکاہ ۶:۸)

☆ جب ہم خدا کے ساتھ محبت رکھتے اور اسکے احکامات پر عمل کرتے

ہیں تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ اور خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اس کے احکامات پر عمل کریں اور اس کے احکامات سخت نہیں۔ (۱۔ یوحنا۵:۲۔۳)

خدا ان احکامات میں کس بات کا اعلان کرتا ہے؟

جواب۔

وہ کہتا ہے "میں خداوند خدا تیرا غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں انکی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکامات کو مانتے ہیں رحم کرتا ہوں"۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب دیں۔

خدا ان سب کو سزا دینے کی دھمکی دیتا ہے جو اس کے احکامات سے تجاوز کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اس کے غضب سے ڈرنا چاہیے اور اس

کے حکموں کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری طرف وہ ان پر جو اس کے احکامات کو مانتے ہیں فضل اور ہر طرح کی برکت کا وعدہ کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیے، اس پر ایمان رکھنا چاہیے اور خوشی سے اس کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

عقیدہ

میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر، جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جو روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ پنطس پیلاطس کی حکومت میں دکھ اٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا۔ عالم ارواح میں اتر گیا۔ تیسرے روز مردوں میں سے جی اٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق باپ کی دائیں طرف بیٹھا ہے

جہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔
میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک کلیہ کلیسیا پر، مقدسوں کی رفاقت، گناہوں کی معافی ،جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔

ایمان کی پہلی شق

12

میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں

عقیدہ مختصرا بیان کرتا ہے کہ خدا نے ہمیں کیا دیا اور ہمارے لیے کیا کیا۔ احکامات میں مذکور غیر مشروط محبت اور ایمان کے مطالبے کو ہم پورا کرنے سے قاصر ہیں۔اس کے باوجود خدا ہمیں ایمان بخشتا اور ہمارے دلوں کو محبت کے لیے کھولتا ہے۔
ہم اپنی عقل سے خدا کو نہیں سمجھ سکتے۔اس کی شخصیت کی گہرائی مسیحی ایمانداروں کے لیے بھی ایک بھید ہے۔تاہم اس نے ہم پر اتنا کچھ

ظاہر کیا ہے جو اس پر ایمان میں زندگی گزارنے کے لیے کافی ہے۔ خدا خالق، نجات دہندہ اور پاکیزگی بخشنے والے کے طور پر ہم سے رابطہ کرتا ہے۔ وہ خدائے ثالوث ہے: باپ، بیٹا اور روح القدس۔ خدا نے سب کچھ خلق کیا ہے۔ وہ بیٹے کے روپ میں ہم جیسا بن گیا اور وہ روح القدس کی صورت میں موجود ہے۔ خدا محض کوئی بے واسطہ ابتدائی وجہ یا غیر شخصی قوت نہیں ہے بلکہ وہ ہم سے شخصی رابطے کے ذریعے تخلیق اور تاریخ میں کام کرتا ہے۔

عقیدہ خدا کے بھلے کاموں کی تعریف ہے۔ ہم نہ صرف اپنے لیے ایمان طلب کرتے ہیں بلکہ خدا کی بے پایاں محبت کے لیے اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہم ایمان سے خدا کی نعمتیں وصول کرتے اور اپنا بھروسہ اس پر رکھتے ہیں اور اس کے وعدوں کو سچ مانتے ہوئے انہیں تھامے رہتے ہیں اور ان وعدوں کو بے دریغ استعمال میں لانے کی جرات کرتے ہیں۔ جب ہمارا شخصی ایمان ڈاواں ڈول ہوتا ہے تو کلیسیا کا

مشترکہ ایمان ہمیں تقویت دیتا ہے۔

☆ جان رکھو کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اسی نے ہم کو بنایا اور ہم اسی کے ہیں۔ ہم اس کے لوگ اور اس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔

(زبور ۱۰۰:۳)

☆ پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا اقرار کروں گا۔

(متی ۱۰:۳۲)

13

خدا قادرِ مطلق باپ

آسمان اور زمین کا خالق

خدا سب کا خالق ہے۔ اس نے اپنے کلام سے تمام کائنات کو تخلیق کیا۔

سائنس فطرت اور افراد کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ دنیا کی تخلیق کے بھید کا مطالعہ کرتی ہے۔ ایمان اس بات کا بھروسہ ہے کہ سب سے بنیادی بات خدا کی تخلیقی مرضی اور مخلوق سے اس کی محبت ہے۔

خدا کا اچھا تخلیقی کام محض دنیا کی پیدائش اور زندگی تک محدود نہیں۔ مخلوقات کسی اندھی قسمت کے ہاتھوں میں نہیں کیونکہ خدا مسلسل خود اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ زندگی کا تحفظ، انصاف کا پورا ہونا، لوگوں کے آپس کے تعلقات اس حقیقت کی مثالیں ہیں کہ خدا اپنی تخلیق میں کام کرتا اور اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہر اچھی، پاک اور خوبصورت چیز اسی کی طرف سے ہے۔ گھر اور خاندان، کھانا پینا، صحت اور آرام سب خدا کی نعمتیں ہیں۔

بطور خالق، خدا سب کا آسمانی باپ ہے۔ ہم اس کے بچے ہیں اور وہ ہماری نگہداشت کرتا ہے۔ یہ ہماری ذمے داری ہے کہ خدا کی دنیا کی حفاظت اور دیکھ بھال کریں۔ ہم اس ذمے داری کے لیے اپنے خالق کو

جوابدہ ہیں۔

تخلیق کردہ دنیا میں خدا کا آسمان بھی شامل ہے۔موجودہ زندگی میں یہ ہمارے حواس کی پہنچ سے باہر ہے لیکن ایمان سے ہم اس کے وجود کو سمجھتے ہیں۔خدا نے فرشتے پیدا کیے تاکہ اس کی محبت اور مرضی کے پیامبر ہوں۔خدا کی قدرت لامحدود اور ابدی ہے۔تاریخ کے مشکل اوقات اور انسانی زندگیوں کی قسمت کے مسائل میں بھی خدا کی مرضی شامل ہوتی ہے یا وہ ایسا ہونے دیتا ہے۔اگر ہمارے لیے دکھ کو سمجھنا یا اسے قبول کرنا مشکل ہو تو بھی ہم اپنا بھروسہ ہمارے قادر مطلق خدا پر رکھ سکتے ہیں۔

☆ خدا نے ابتدا میں زمین وآسمان کو پیدا کیا۔ (پیدائش ۱:۱)

☆ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو

کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔

(یوحنا ۱:۱-۳)

میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا نے مجھے اور جو کچھ موجود ہے سب خلق کیا اور یہ کہ خدا نے مجھے شعور، تمام ذہنی قابلیت، اعضاء اور حواس دیئے جو میرے بدن اور روح کو بحال رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خوراک اور لباس، مکان اور گھر، خاندان اور جائیداد اور روزانہ کثرت کے ساتھ زندگی کی ضروریات مہیا کرتا ہے۔ مجھے خطرات سے محفوظ رکھتا ہے اور برائی سے بچاتا ہے۔ یہ سب کچھ وہ اپنی پاک، پدرانہ، الٰہی بھلائی اور رحمت سے کرتا ہے اور اس کو پانے میں میری کوئی لیاقت یا قابلیت

شامل نہیں۔ان سب کے لیے مجھے اس کا شکرادا کرنا، اس کی ستائش کرنا، اس کی خدمت کرنا اور اس کی فرمانبرداری کرنا چاہیے۔ یہ یقیناً سچ ہے۔

(مارٹن لوتھر۔مختصر کیٹیکزم)

ایمان کی دوسری شق

14

میں ایمان رکھتا ہوں اس کے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح پر۔

دنیا میں خدا کی محبت مسیح میں ظاہر ہوئی۔ خدا اپنا اکلوتا بیٹا ہمیں بھیجنے کے ذریعے ہم میں شامل ہوا۔

یسوع ناصرت کے قصبے سے ایک تاریخی شخصیت تھا۔ وہ پیدا ہوا اور مر گیا۔ وہ بالکل ہماری ہی طرح غمزدہ اور خوش ہوتا تھا۔ یسوع سب کا اور خاص طور پر حقارت زدوں اور دوسروں کے ٹھکرائے ہوؤں کا

دوست تھا۔اس نے اسی طرح تمام لوگوں میں خدا کی محبت کی گواہی دی۔اس نے اپنی زندگی سے ظاہر کیا کہ باپ کی مرضی پوری کرنے کا کیا مطلب ہے۔

خدا اکا بیٹا ہماری مانند پیدا ہوا تا کہ جس عدالت کے ہم مستحق تھے اس کو خود برداشت کرے اور ہمیں اس سے آزاد کرے۔اس نے اپنے آپ کو تابع کر دیا تا کہ ہم میں سے ایک ہو اور گناہ کی غلام نسل انسانی کے مقدر میں شریک ہو۔یسوع دکھ اٹھانے والا مسیح موعود یعنی مسیح ہے جس کا عہد عتیق میں انتظار تھا۔

یسوع مسیح حقیقی خدا اور حقیقی انسان ہے۔خدا کا اکلوتا بیٹا ہونے کے باعث وہ دوسرے مذہبی استادوں سے مختلف تھا۔گو کہ خدا کی تمام قدرت اور طاقت اس کے قبضے میں ہے تو بھی وہ اپنے جلال میں الگ تھلگ نہیں رہتا بلکہ ہم میں سکونت اور سلطنت کرتا ہے۔مایوسی کی دنیا میں جہاں ابلیسی طاقت حد سے بڑھی ہوئی ہے، مسیح ہماری واحد

امید ہے۔

☆ کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

(یوحنا ۳:۱۶)

☆ اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟ جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اسے حوالہ کر دیا وہ اس کے ساتھ اور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟

(رومیوں ۸:۳۱۔۳۲)

15

ہمارے خداوند

مسیح ہماری وجہ سے اور ہماری خاطر دنیا میں آیا۔

وہ ہمارا خداوند اور ہمارا نجات دہندہ ہے۔

گناہ زندگی میں ہمیں خدا سے جدا کر دیتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک پیدائش ہی سے گناہ کے ماتحت ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں جو اپنے زور اور قوت سے خود کو اس سے آزاد کر سکے۔ ہم اس قابل نہیں کہ خدا سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت رکھیں اور نہ ہی اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ سکتے ہیں۔

یسوع مسیح نے اپنی زندگی، موت اور جی اٹھنے سے گناہ، موت اور ابلیس کے غلبے کو تباہ و برباد کر دیا۔ وہ اب ہم پر اپنا غلبہ نہیں جما سکتے۔ مسیح پر ایمان ہمیں ابلیس کی قید سے چھڑا کر خدا کی بادشاہت کی آزادی میں

لے آتا ہے اور مسیح ہمارا خداوند بن جاتا ہے۔ وہ اپنا آپ ہمیں دے دیتا ہے اور ہم اس کی معصومیت، پاکیزگی اور محبت میں شریک ہو جاتے ہیں۔

مسیح خدا کے طور پر سلطنت کرتا ہے جس نے دکھ اٹھانا قبول کیا۔ اس کی سلطنت کی قوت کا کوئی ظاہری اظہار نہیں ہے لیکن اس کی بادشاہت میں ہمیں آزادی، سکون اور خوشی ملتی ہے۔

☆ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اسے مردوں میں سے جلایا تو نجات پائیگا۔

(رومیوں۱۰:۹)

☆ اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔

(گلتیوں۲:۲۰)

☆ تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ ان کا جو زمین کے نیچے ہیں اور خدا باپ کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔

(فلپیوں ۲: ۱۰۔۱۱)

16

وہ روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا۔

استدلال سے اس بات کو سمجھنا ناممکن ہے کہ خدا کس طرح سے انسان بنا۔ خدا کا پستی اور حقارت میں چھپ جانا ایک ایسا معجزہ ہے جس کی تہہ تک پہنچنا ناممکن ہے اور اسے صرف ایمان ہی سے سمجھا اور دیکھا جا سکتا ہے۔ عقیدے میں یسوع مسیح کی پیدائش اور موت کے تاریخی حوالے میں دو ناموں کا ذکر آتا ہے اور وہ یہ کہ یسوع مسیح کنواری مریم سے پیدا ہوا اور پنطس اور پیلاطس کی حکومت میں مر گیا۔

مسیحیت وقت کی قید سے آزاد نظریات سے بہت بڑھ کر ہے۔ یہ ایسے

خدا پر ایمان ہے جس نے خود کو انسانی تاریخ میں ظاہر کیا۔

ناصرت کی مریم نے خدا کے معجزے کو قبول کرنے کے ذریعے اپنی فرمانبرداری دکھائی اور اس سے یسوع پیدا ہوا۔ یوں وہ خدا کی ماں بنی۔ مریم کا ایمان ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ اگرچہ وہ نہ تو خدا کے منصوبے کو اور نہ ہی اس کے طریقہ کار کو سمجھ سکی تو بھی اس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔

☆ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جبکہ میں کسی مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالے کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولود مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

(لوقا ۱:۳۴-۳۵)

☆ پھر مریم نے کہا کہ

میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہے اور میری روح میرے منجی خدا سے خوش ہوئی۔

کیونکہ اس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی۔

اور دیکھ اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے۔

کیونکہ اس قادر نے میرے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔

اور اس کا نام پاک ہے۔

اور اس کا رحم ان پر جو اس سے ڈرتے ہیں

پشت در پشت رہتا ہے۔

(لوقا ۱:۴۶-۵۰)

17

پنطس پیلاطس کی حکومت میں دکھ اٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا۔ عالم ارواح میں اتر گیا۔

یسوع نے ہمارے لیے دکھ اٹھایا اور مر گیا۔ وہ خدا کی مرضی جانتا تھا اور اس نے اس کی تابعداری کی حالانکہ اس کا مطلب قید کیے جانا، بے عزتی اور مصلوبیت تھا۔ خدا کے بیٹے نے اپنے قادر ہونے کو چھپایا اور خود کو مجرموں کے ساتھ موت کے حوالے ہونے دیا۔

کلوری کی صلیب پر یسوع نے چلّا کر سرعام اس حقیقت پر مایوسی کا اظہار کیا کہ خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ ذلّت میں تنہا مر گیا۔ اس کے خاندان اور دوستوں نے اس کا کفن دفن کیا۔ نظر آ رہا تھا کہ موت نے اپنی آخری فتح حاصل کر لی۔

یسوع نے جو معصوم تھا ہماری جگہ خود کو خدا کے غضبت کے ماتحت کیا اور ہمارے گناہوں کی سزا جس کے ہم حق دار تھے اپنے اوپر اٹھالی۔ یسوع نے تمام نسل انسانی کے گناہوں کے لیے کفارہ دیا۔ اس نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے اپنے خون کی قربانی دی اور ہمیں چھٹکارہ دیا۔

یسوع کی موت نئی زندگی کا آغاز ہے۔ جب اس نے اپنا قدم مردوں کی سرزمین پر رکھا تو اس نے تمام برائی کے درمیان اپنی قوت کا مظاہرہ کیا۔ بظاہر صلیب پر نظر آنے والی موت اور شکست دراصل گناہ، موت اور شیطان پر فتح تھی۔

☆ اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔

(فلپیّوں ۲:۶۔۸)

☆ ۔۔۔اس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا دہنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کر میں اوّل اور آخر اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہوں گا اور

موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔ (مکاشفہ ۱: ۱۷۔۱۸)

18

تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔

موت مسیح پر غالب نہ آسکی۔ وہ کلام کی پیشنگوئیوں کے مطابق مردوں میں سے جی اٹھا۔ ہفتے کے پہلے روز شاگردوں نے خالی قبر کو دیکھا اور الجھن میں پڑ گئے۔ جب انہوں نے اپنے زندہ خداوند کو دیکھا تو پھر

انہیں سمجھ آنی شروع ہوئی کہ کیا ہوا ہے۔

مسیح کا جی اٹھنا موت پر فتح ہے۔شیطان کی قوت کچل دی گئی لہٰذا آخری فتح موت کی نہیں ہے۔موت پر غلبہ پانے والا ہمیں دیگر تباہ کن ابلیسی قوتوں سے بھی آزاد کرتا ہے۔قیامت اور ہمیشہ کی زندگی ہمارے انتظار میں ہیں۔

مسیح جو آسمان پر چڑھ گیا، قادر مطلق باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر بادشاہی کرتا ہے۔ہم یسوع کو اس طرح سے نہیں دیکھ سکتے جس طرح سے کہ اس کے عہد کے لوگ اسے دیکھ سکتے تھے لیکن وہ اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ ہمارے درمیان رہے گا۔مسیح ہماری شفاعت کرتا ہے۔ چونکہ وہ جسمانی بنا اس لیے وہ ہمارے دکھ اور پریشانی سے واقف ہے۔ آخر میں مسیح واپس آئے گا۔تب سب کچھ اس کی حکومت اور راست عدالت کے سامنے جھکے گا۔ہم مسیح کے فضل کے باعث ابدی ہلاکت سے بچ گئے ہیں۔ایک مسیحی پورے بھروسے کے ساتھ مستقبل اور اس

دن کا انتظار کرتا ہے جب مسیح کی بادشاہت دیدنی ہوگی۔

☆ کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔

(رومیوں ۸:۳۴)

☆ پس جب مسیح کی یہ منادی کی جاتی ہے کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا تو تم میں سے بعض کس طرح کہتے ہیں کہ مردوں کی قیامت ہے ہی؟ اگر مردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اٹھا اور اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔

(ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۲۔۱۴)

اوراس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جوروح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا، کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ پنطس پیلاطس کی حکومت میں دکھ اٹھایا۔ مصلوب ہوا۔ مر گیا اور دفن ہوا۔ عالم ارواح میں اتر گیا۔ تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ یسوع مسیح، حقیقی خدا، ابدیت سے خدا کا اکلوتا اور حقیقی انسان جو کنواری مریم سے پیدا ہوا، میرا خداوند ہے جس نے مجھ کھوئے ہوئے اور سزاوار کو نجات بخش دی، جس نے مجھے میرے تمام

گناہ سے، موت سے اور ابلیس کی قوت سے سونے یا چاندی سے نہیں بلکہ اپنے پاک اور قیمتی خون اور اس معصوم کے دکھوں اور موت کے وسیلے رہائی بخشی اور آزاد کیا تاکہ میں اس کا ہو جاؤں اور اس کے تحت اس کی بادشاہت میں زندگی گزاروں اور ہمیشہ قائم رہنے والی راستبازی، معصومیت اور خوش بختی میں اس کی خدمت کروں جبکہ وہ خود مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور کامل ابدیت میں رہتا اور سلطنت کرتا ہے۔ یہ سب یقینی طور پر برحق ہے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

ایمان کی تیسری شق

19

میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر۔

اپنی موت سے پہلے یسوع مسیح نے یہ اپنوں سے یہ وعدہ کیا ہو کہ وہ ان

کے تحفظ اور رہنمائی کے لیے پاک روح بھیجے گا۔ مسیح کے جی اٹھنے کے بعد، پینتیکوست پر، خدا نے اپنا روح شاگردوں پر انڈیلا اور انہیں اپنے فضل اور نعمتوں سے معمور کر دیا۔

روح القدس ہم میں خدا کی بھلائی اور مسیح کی محبت کو لے آتا ہے۔ زندگی بخش روح کے بغیر نہ تو ہم مسیح پر ایمان لا سکتے ہیں اور نہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ ہم خدا سے دور بھاگتے اور اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ روح القدس ہمیں بلاتا اور ہمارے اندر ایمان اور نئی زندگی پیدا کرتا ہے۔ وہ ہمیں مسیح اور اس کی تمام نعمتیں بخش دیتا ہے اور درست ایمان میں ہماری محافظت کرتا ہے۔

اپنے نام کے مطابق پاک روح گناہ گار لوگوں کو پاک کرتا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کو کھولتا ہے کہ خدا کا کلام سنیں، یسوع مسیح کو جانیں اور خدا کے وعدوں پر بھروسہ رکھیں۔ پاک روح کے اثر تلے ہم خدا کے فضل کی نعمتوں میں شریک ہو جاتے اور خدا اور اپنے پڑوسی سے محبت رکھنا

شروع کر دیتے ہیں۔

☆ یسوع نے کہا "لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ (یوحنا ۱۴۔۲۶)

☆ مگر روح کا پھل محبت۔خوشی۔اطمینان۔تحمل۔مہربانی۔نیکی۔ ایمانداری۔حلم۔پرہیزگاری ہے۔۔۔(گلتیوں ۵:۲۲۔۲۳)

20

پاک کلیہ کلیسیا پر۔

روح القدس مسیحی کلیسیا کو جمع کرتا اور اسے پاک کرتا ہے۔ مسیحی کلیسیا معافی یافتہ گنہگاروں کا گروہ ہے جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے اور جن میں

روح القدس ایمان اور محبت کو اجاگر کرتا ہے۔

ابتدا ہی سے کلیسیا کو مسیح کا بدن کہا گیا۔ یہ ایک زندہ وجود ہے جس کا سر براہ مسیح ہے اور ہم اس میں بپتسمے کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ اگرچہ لوگ مختلف ہیں تو بھی ہم مشترکہ ایمان میں شریک ہوتے ہیں جو ہمیں مسیح اور ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔ علاوہ ازیں کلیسیا کو ماں سے تشبیہہ دے گئی ہے جو ہمیں اپنے بازوؤں میں لیتی اور ہماری پرورش کرتی ہے۔

خدا کا کلام، بپتسمہ اور پاک شراکت کلیسیا کے دیدنی نشانات ہیں۔ چونکہ روح القدس خدا کا فضل ہم تک پہنچانے کے لیے انہیں استعمال کرتا ہے اس لیے انہیں فضل کے ذرائع کہا جاتا ہے۔ مسیح کی مرضی کے مطابق کلیسیا کلام کے خادموں کی بلاہٹ اور مخصوصیت کرتی ہے تاکہ وہ ایمان کے ذرائع کو بہم پہنچا سکیں۔ اپنے کلام سے خدا ہمیں جانچتا اور معاف کرتا ہے۔ تمام مسیحیوں کے ذمے یہ کام ہے کہ وہ تمام

دنیا تک مسیح کی خوش خبری کی منادی کریں۔

☆ اسی طرح تم مل کر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اعضا ہو۔
(ا۔کرنتھیوں ۱۲: ۲۷)

☆ اور سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا اور اس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ یہ اس کا بدن ہے اور اسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔ (افسیوں ۱: ۲۲۔۲۳)

21

مقدسوں کی رفاقت

مسیحی کلیسیا واحد، کل، مقدس اور رسولی ہے۔ چونکہ خداوند ایک ہے اور ایمان مشترکہ ہے اس لیے کلیسیا بھی ایک ہی ہے۔

دوم: کلیسیا پاک ہے کیونکہ پاک روح اس کے اندر کام کرتا ہے۔

سوم: کلیسیا عالمگیر ہے کیونکہ اس کو تمام قوموں میں خدا کے کلام کی خدمت کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔اور

آخر میں کلیسیا رسولی ہے کیونکہ وہ اس انجیل کے مطابق زندگی گزارتی ہے جو یسوع کے پہلے شاگرد کے ذریعے اس تک پہنچی۔مسیحی اتحاد رسم و رواج اور انسانی روایات کا اتحاد نہیں ہے۔نہ ہی یہ مشترکہ جذبے کے تحت وجود میں آیا۔ہمارے اتحاد کی بنیاد مشترکہ ایمان ہے جس میں ہم کلام اور ساکرامنٹس (مقدس روسومات) کے ذریعے روح االقدس کے ساتھ شمولیت کرتے ہیں۔وقت کے ساتھ ساتھ مسیحی کلیسیا مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئی ہے۔یسوع کی دعا کہ اس کے پیروکار ایک ہوں ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ایمان اور محبت میں اتحاد کے متلاشی ہوں۔

مسیحی کلیسیا اپنے مقصد کو انسانی زندگیوں میں پورا کرتی ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو ہمارے کسی بھی گرجے میں رفاقت میں شمولیت کی دعوت

ہے۔جس ایمان میں ہم شامل ہیں وہ ہمیں مسیح کی عالمگیر کلیسیا کے ساتھ متحد کردیتا ہے جسے روح القدس تمام قوموں سے جمع کرتا ہے۔

☆ میں صرف ان ہی کے لیے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔تا کہ وہ سب ایک ہوں جس طرح اے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔

(یوحنا ۱۷: ۲۰۔۲۱)

☆ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔نہ کوئی غلام نہ آزاد۔نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔ (گلتیوں ۳: ۲۸)

☆ اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی

رہے۔ایک ہی بدن ہے اور ایک ہی روح۔ چنانچہ تمہیں جو بلائے گئے تھے اپنے بلائے جانے سے امید بھی ایک ہی ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بپتسمہ اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔

(افسیوں ۴:۳۔۶)

22

گناہوں کی معافی

مسیح کے چھٹکارے کے کام کے باعث ہر توبہ کرنے والے گناہ گار کو خدا معاف کرتا ہے۔ وہ پھر ہماری بدی کو یاد نہیں کرتا بلکہ اپنے بچوں کی مانند محبت کرتا ہے۔ تاہم ایک مسیحی اپنی زندگی کے اختتام تک گنہگار ہی رہتا ہے اس لیے ہمیں روزانہ خدا کے فضل پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جو بدی ہماری زندگیوں پر حکمران ہے ہم بذات خود اس سے

چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ایک ہی وقت میں ہم سب کے سب گناہ گار ہیں اور مسیح کے باعث ہم بیک وقت راستباز بھی ہیں یعنی خدا کے نزدیک قابل قبول ہیں۔

جب خدا ہمیں معاف کرتا ہے تو ہمارے اندر نئی زندگی کو جگاتا ہے۔وہ ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور ہمارے پڑوسی کے لیے ہماری محبت کو بڑھاتا ہے۔اگرچہ ہم اپنے اندر بے ایمانی اور بدی پائیں، پھر بھی ہمیں نا امید ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔خدا وعدہ کرتا ہے کہ جو کام اس نے ہمارے اندر شروع کیا ہے وہ اسے جاری رکھے گا۔

☆ اے میری جان! خداوند کو مبارک کہہ اور اس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔وہ تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے۔وہ تیرے سر پر شفقت و

رحمت کا تاج رکھتا ہے۔ (زبور ۱۰۳: ۲۔۴)

☆ اس نے ان کا ایمان دیکھ کر کہا اے آدمی! تیرے گناہ معاف ہوئے۔ (لوقا ۵: ۲۰)

☆ کہ تو ان کی آنکھیں کھول دے تا کہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔ (اعمال ۲۶: ۱۸)

☆ اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

(۱۔ یوحنا ۱: ۹)

23

بدن کے جی اٹھنے

موت کے لمحات میں خدا کی دی ہوئی عارضی زندگی کو ہمیں چھوڑنا ہوگا۔ یوں محسوس ہوگا کہ بدی کی تباہ کن قوتیں ہم پر غالب آ رہی ہیں۔ ہمارے بدن بگڑ جائیں گے لیکن ہماری روحیں قیامت کے اس دن کا انتظار کریں گی جب زندہ اور مردہ عدالت کے لیے خدا کے حضور جمع ہوں گے۔

ایک مسیحی ایماندار کے لیے موت آنے والی زندگی کا دروازہ ہے۔ چونکہ مسیح نے موت پر فتح پائی ہے، ہم پورے بھروسے کے ساتھ اپنے آسمانی باپ کے بازوؤں میں آرام کر سکتے ہیں۔ خدا کا بیٹا ہم سے پہلے مردوں میں سے جی اٹھا اس لیے ہم بھی مسیح کے زندہ ہوئے بدن کی مانند نئے لافانی بدن حاصل کریں گے۔ اس طرح سے خدا کا اصلی تخلیق کا کام ہم میں پورا ہوگا۔

☆ یسوع نے کہا "اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کے قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے"۔ (یوحنا۵:۲۸۔۲۹)

☆ اور جو تو بوتا ہے یہ وہ جسم نہیں جو پیدا ہونے والا ہے بلکہ صرف دانہ ہے۔ خواہ گیہوں کا خواہ کسی اور چیز کا۔ مگر خدا نے جیسا ارادہ کر لیا ویسا ہی اس کو جسم دیتا ہے اور ہر ایک بیج کو اس کا خاص جسم۔۔۔۔۔ مردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہے۔ جسم فنا کی حالت میں بویا جاتا ہے اور بقا کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ بے حرمتی کی حالت میں بویا جاتا ہے اور جلال کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے اور قوت کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ نفسانی جسم بویا جاتا ہے

اور روحانی جسم جی اٹھتا ہے۔ جب نفسانی جسم ہے تو روحانی جسم بھی ہے۔

(ا۔کرنتھیوں

۱۵: ۳۷۔۳۸، ۴۲۔۴۴)

☆ اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت تم ناواقف رہو تا کہ اوروں کی مانند جو ناامید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اسی کے ساتھ لے آئے گا۔

(ا۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۳۔۱۴)

24

اور ہمیشہ کی زندگی پر

یسوع نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے گا کبھی ہلاک نہ ہو گا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں پہلے ہی سے موجودہ وقت میں ہمیشہ کی زندگی گزارتے ہیں۔ تاہم اپنی زمینی زندگی کے دوران ہم ابدیت کو پورے طور پر نہیں سمجھتے ہیں۔

ایک دن ہم روبرو خدا کو دیکھیں گے۔ ہم اس کے ساتھ بغیر کسی دکھ اور درد کے زندگی گزاریں گے۔ خدا نیا آسمان اور نئی زمین تخلیق کرے گا جہاں کوئی بدی نہ ہو گی۔ ہم دیگر مقدسین کے ساتھ مل کر خدا کی خدمت کریں گے اور اس کی ابدی محبت میں خوشی منائیں گے۔

☆ اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے

کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوگیا ہے۔

(یوحنا۵:۲۴)

☆ یسوع نے اس سے کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔

(یوحنا۱۱:۲۵۔۲۶)

☆ لیکن گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (رومیوں۶:۲۳)

☆ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کریگا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ ان کے ساتھ رہے گا اور ان کا خدا ہوگا۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی

رہیں۔ (مکاشفہ ۲۱:۳-۴)

میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک کلیہ کلیسیا پر، مقدسوں کی رفاقت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔ آمین۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ میں اپنی عقل اور طاقت سے مسیح یسوع اپنے خداوند پر نہ تو ایمان نہیں لاسکتا ہوں اور نہ ہی اس کے حضور آسکتا ہوں۔ لیکن روح القدس نے خوشخبری کے وسیلے مجھے بلایا ہے، مجھے اپنی نعمتوں سے روشن کیا ہے، اور حقیقی ایمان میں مجھے پاک صاف اور محفوظ کیا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح وہ زمین پر تمام عالمگیر کلیسیا کو بلاتا، جمع

کرتا، روشنی بخشتا اور راستباز ٹھہراتا ہے اور ایک ہی حقیقی ایمان میں مسیح یسوع کے ساتھ ملاپ میں اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس مسیحی کلیسیا میں روزانہ، کثرت کے ساتھ وہ میرے اور تمام ایمانداروں کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور قیامت کے روز وہ مجھے اور تمام مردوں کو زندہ کرے گا اور مجھے اور ان سب کو جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ہمیشہ کی زندگی بخشے گا۔ یہ یقینی طور پر برحق ہے۔

(مارٹن لوتھر: مختصر کیٹیکزم)

دعائے ربانی

اے ہمارے باپ! تو جو آسمان پر ہے، تیرا نام پاک مانا جائے تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے، تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر اور

ہمیں آزمائش میں نہ لا، بلکہ برائی سے بچا، کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔آمین۔

(متی ٦:٩۔١٣، لوقا١١:٢۔٤)

25

اے ہمارے باپ! تو جو آسمان پر ہے۔

احکامات ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔اس کے جواب میں عقیدہ واضح کرتا ہے کہ خدا ہمیں کیا کچھ بخشتا ہے۔ دعائے ربانی میں ہم خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس کی تابعداری اور اس پر بھروسے کے لیے روزمرہ کی قوت دے۔ زندگی کی مشکلات ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ کسی بیرونی طاقت سے مدد مانگیں۔الفاظ کے بغیر لڑکھڑاتی ہوئی دعا دراصل روح القدس کا ہمارے اندر کام اور ہمارا اپنے زندگی بخش خالق کی طرف رجوع کرنا ہے۔

یسوع نے خود ہمیں دعائے ربانی سکھائی۔ جب ہم اس دعا کے الفاظ ادا کرتے ہیں جو خداوند نے سکھائی تو ہم معاملات میں خدا کی مرضی چاہتے ہیں۔ ہم اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور ہماری ضرورت کیا ہے۔

آسمانی باپ پر ایمان ہمیں آزادی اور تحفظ کے ساتھ دعا کرنے کی ہمت دیتا ہے۔ اپنے محبوب باپ کی طرف رجوع کرتے ہوئے ہم قادر خدا پر مکمل انحصار کا اقرار کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ ہماری سنتا اور ہماری پوری زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ خداوند میرا چوپان ہے۔ مجھے کمی نہ ہوگی۔ (زبور ۲۳:۱)

☆ اس لیے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ تم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ

لے پالک ہونے کی روح ملی ہے جس سے ہم ابّا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تاکہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔

(رومیوں ۸: ۱۴۔۱۸)

☆ لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی کے لیے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلہ سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اسی کے وسیلہ سے ہیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۸: ۶)

اے ہمارے باپ! تو جو آسمان پر ہے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب

خدایہ ایمان رکھنے میں ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ حقیقی طور پر ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے حقیقی طور پر اس کے فرزند ہیں تا کہ ہم دعا میں دلیری اور بھروسے کے ساتھ اس کے پاس جاسکیں جس طرح کہ محبوب فرزند اپنے پیارے باپ کے پاس جاتے ہیں۔

26

پہلی عرض

تیرا نام پاک مانا جائے

دعا میں ہم پاک خدا کے پاس جاتے ہیں۔ دعا دو ہم پلہ افراد کے درمیان گفتگو نہیں ہے بلکہ ایک حقیر انسان کا اپنے عظیم اور پاک خدا کے سامنے خود کو حلیم کرنا ہے۔

خدا کا نام اس بات کا اظہار ہے کہ ہم کس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا خدا کون ہے۔ ہم قسمت کی نامعلوم قوتوں پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ شخصی خدا پر جس نے اپنا آپ آشکار کیا اور جس سے ایمان کے ذریعے ملاقات کی جا سکتی ہے۔

چونکہ خدا پاک ہے اس لیے اس کا نام بھی پاک ہے۔ خدا کا نام پاک مانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہر بات میں خدا کو عزت دیں اور ہر بات کو جو وہ ہمارے لیے کرتا ہے شکر گزاری کے ساتھ قبول کریں۔
خدا کی پاکیزگی ہمیں اس کے کلام کے وسیلے ایمان اور زندگی کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہے۔ جب ہمارا بپتسمہ خدائے ثالوث کے نام سے ہوا، تو ہماری پوری زندگی سے اس کو جلال ملنا چاہیے۔ دعائے ربانی میں ہم خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کام اور کلام میں ہماری رہنمائی کرے اور یہ کہ تمام قوموں میں اس کا نام پاک مانا جائے۔

☆ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

(خروج ۲۰:۷)

☆ یہواہ میں ہوں۔ یہی میرا نام ہے۔ میں اپنا جلال کسی دوسرے کے لیے اور اپنی حمد کھودی ہوئی مورتوں کے لیے روا نہ رکھوں گا۔

(یسعیاہ ۴۲:۸)

☆ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ (متی ۱:۲۰۔۲۱)

☆ بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرے اس کو جواب دینے کے لیے ہر

وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کے ساتھ۔ (ا۔پطرس ۳:۱۵)

تیرا نام پاک مانا جائے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔
خدا کا نام یقینی طور پر پاک ہے لیکن ہم اس عرضی میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری زندگی میں بھی پاک ہو۔

یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟ جواب۔
جب خدا کا کلام صفائی اور وضاحت سے سکھایا جاتا ہے تو ہم، خدا کے فرزند، اس کے مطابق پاک زندگیاں گزارتے ہیں۔ پیارے آسمانی

باپ! ایسا کرنے میں ہماری مدد کر۔ لیکن ہر وہ شخص جو خدا کے کلام کے برعکس سکھاتا یا زندگی گزارتا ہے ہمارے درمیان خدا کے نام کو بے حرمت کرتا ہے۔ آسمانی باپ! ہمیں اس سے محفوظ رکھ۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

27

دوسری عرض

تیری بادشاہت آئے

خدا کی بادشاہی دنیا اور ابدیت میں اس کی موجودگی اور اس کے کام میں ہے۔ اگرچہ ہم ہمیشہ خدا کی قوت کو دیکھ نہیں سکتے تو بھی وہ قادر مطلق خدا کے طور پر تمام تخلیق پر حکومت کرتا ہے۔ اور اگرچہ ہم صرف بدی کو بڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو بھی اس کا وعدہ ہے کہ ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے۔

دعائے ربانی میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ روح القدس ہمارے دلوں میں سکونت کرے اور ہمیں خدا کی محبت کی یقین دہانی کرائے۔ خدا کی خواہش ہے کہ وہ اپنے کلام اور اپنے روح سے روزانہ ہمارے خیالات اور افعال پر بادشاہت کرے تاکہ ہم صرف اسی پر ایمان رکھیں اور مسیح کے وفادار پیرو ہوں۔

خدا کی بادشاہت انسانی کوشش سے تکمیل نہیں پا سکتی۔ واحد خدا ہی وہ سب کچھ کرتا ہے جو بھلا ہے۔ دعا میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ مسیح کی کل کلیسیا میں اس کا کام مضبوطی پائے اور ہم اب بھی پوری دنیا میں اس کی محبت کا پرچار کرسکیں۔ ہم مسیح کے حکم کی تکمیل میں شمولیت کے لیے قوت کی دعا کرتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی ایک دن پوری کاملیت کے ساتھ ابدیت میں سب کے سامنے ظاہر ہوگی۔

☆ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ (متی ۴:۱۷)

☆ بلکہ پہلے تم اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمکو مل جائینگی۔ (متی ۶:۳۳)

تیری بادشاہت آئے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔
یقینی طور پر خدا کی بادشاہت ہماری دعا کے بغیر بذات خود آتی ہے لیکن اس عرض میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری زندگی میں بھی آئے۔

یہ کس طرح ممکن ہے؟ جواب۔
آسمانی باپ ہمیں روح القدس دیتا ہے تا کہ اس کے فضل سے ہم اس کے پاک کلام پر ایمان لا سکیں اور نہ صرف اس دنیا میں بلکہ ابدیت میں بھی خدا پرست زندگی گزار سکیں۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

28

تیسری عرض

تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔

خدا سب لوگوں کے لیے اچھی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے۔ تاہم ہم انسان پورے طور پر اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کس طرح اپنی مرضی اس دنیا میں پوری کرتا ہے۔ خدا کی راہیں ہماری راہوں سے فرق ہے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ مشکل ہوتا ہے کہ اس کی مرضی کو قبول کر سکیں۔

یسوع نے بھی اس بات کا اقرار کیا کہ خدا کی مرضی اس کی مرضی سے عظیم تر ہے۔ یہاں تک کہ دکھ کی حالت میں خدا کے بیٹے نے اپنی زندگی باپ کے ہاتھوں میں سونپ دی اور کہا کہ خدا کی مرضی پوری ہو۔

بطور مسیحی ہمیں دعوت ہے کہ اپنے خداوند کی پیروی کریں اور اپنے تمام معاملات خدا کے انتظام کے تحت کر دیں۔ اس نے ہمیں دنیا میں اپنے کام کے لیے بلایا ہے۔ اس کام میں وہ خود ہماری حفاظت کرتا اور ہمیں قوت بخشتا ہے۔

ہمارے شبہات کے باوجود ہم بھروسہ رکھ سکتے ہیں کہ خدا کی مرضی ہماری بہتری کے لیے ہوتی ہے۔ ہم اکثر خدا کے مقصد کو بعد میں سمجھتے ہیں اور بعض اوقات ہمیں کوئی جواب نہیں ملتا۔ اگرچہ ہم خدا کے خیالات کو نہیں سمجھ سکتے، ہم اس کے کلام کے یقینی وعدوں کو تھامے رکھتے ہیں۔

☆ اور کہا اے ابا! اے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالہ کو میرے پاس ہٹا لے تو بھی جو میں چاہتا ہوں وہ نہیں بلکہ جو تو چاہتا ہے وہی ہو۔ (مرقس ۱۴:۳۶)

☆ اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے

میں اس میں سے کچھ کھو نہ دوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

(یوحنا ۶:۳۹)

☆ اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔ (رومیوں ۱۲:۲)

تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔

یقیناً خدا کی نیک اور رحیم مرضی دعا کے بغیر پوری ہوتی ہے۔ لیکن اس غرض میں ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم بھی اسے پوری کر سکیں۔

یہ کس طرح ممکن ہے؟ جواب۔

جب خدا شیطان کی، دنیا کی، اور ہمارے جسم کی ہر ابلیسی مشاورت اور مقصد کو تباہ و برباد کرتا ہے جو ہمیں خدا کے نام کو پاک ماننے سے روکتی اور اس کی بادشاہی کے آنے میں رکاوٹ ڈالتی ہے اور جب وہ ہمیں قوت دیتا اور ہمیں اپنے کلام اور ایمان میں آخر تک قائم رکھتا ہے۔یہی اس کی نیک اور رحیم مرضی ہے۔

(مارٹن لوتھر۔مختصر کیٹیکزم)

29

چوتھی عرض

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔

زندگی کی تمام نعمتیں خدا کی طرف سے آتی ہیں۔ وہ اپنا سورج نیکوں اور بدوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ انسانی کام اور سرگرمی کے نتیجے میں جو نیکی عمل میں آتی ہے اس کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ خدا اس دنیا میں زندگی کو قائم رکھتا ہے۔

خدا کی فیاضی پر بھروسہ رکھنا آسان نہیں ہے۔ عالمی غربت اور دکھ ہمیں خدا کی نیکی کے بارے میں شکوک میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ روٹی اور زندگی کی دیگر ضروریات بہت سارے لوگوں کی پہنچ سے بالکل باہر ہیں۔

دعائے ربانی ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ دوسرے لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھیں اور اعتدال پسندی کی زندگی گزاریں۔ خدا کی نیکی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اپنی اچھی چیزیں دوسروں کے ساتھ بانٹیں اور اس بات کا دھیان رکھیں ہر ایک کو کافی ضروریات زندگی میسر ہوں۔ تنگی کی حالت میں بھی ہم ایمان رکھ سکتے ہیں کہ خدا نے ہماری اور کل کائنات

کی مسلسل حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔

☆ بطالت اور دروغ گوئی کو مجھ سے دور کر دے اور مجھ کو نہ کنگال کر نہ دولتمند۔ میری ضرورت کے مطابق مجھے روزی دے۔

(امثال ۳۰:۸)

☆ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ (متی ۶:۲۶)

☆ کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ (یوحنا ۶:۳۳)

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔

یقیناً خدا ہماری دعا کے بغیر ہی روز کی روٹی مہیا کرتا ہے، یہاں تک کہ شریروں کو بھی۔ لیکن اس عرض میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں اپنی نعمتوں کی آگاہی دے اور ہمیں اس قابل کرے کہ ہم اپنی روز کی روٹی شکرگزاری کے ساتھ قبول کر سکیں۔

روز کی روٹی سے کیا مراد ہے؟ جواب۔

ہر وہ چیز جو ہمیں جسمانی آسودگی کے لیے چاہیے مثلاً خوراک و لباس، مکان اور گھر، کھیت اور کھلیان، پیسہ و جائداد، ایک نیک سیرت ساتھی اور نیک اولاد، اچھی سرکار، اچھا موسم، صحت و امان، عزت و حرمت، سچے دوست، وفادار پڑوسی، اور ان جیسی اور چیزیں۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

30

پانچویں عرض

اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے، تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔

دعائے ربانی میں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری خودغرضی ہمیں خدا اور ہمارے پڑوسیوں سے دور لے جاتی ہے۔ ہمارا کل انحصار خدا کی رحمت اور معافی پر ہے۔ ہم اپنی اچھائی اور اور اپنے نیک کاموں پر انحصار نہیں کر سکتے۔ ہر دن ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم خدا سے اس کی رحمت کے طلبگار رہوں۔

دعا اس بات کا بھروسہ ہے خدا نے یسوع مسیح میں، بغیر کسی شرط کے، ہمارے سارے گناہوں کا قرضہ چکا دیا ہے۔ بار بار ہم اپنا بھروسہ خدا کے کلام پر رکھ سکتے ہیں جو ہمیں گناہ سے آزاد کرتا اور ہمیں خوشی اور اطمینان بخشتا ہے۔

خدا ہمیں تحریک دیتا ہے کہ جیسا اس نے ہمارے ساتھ کیا ہم بھی دوسروں کے ساتھ ویسا ہی کریں۔ ہم اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی بے رحم نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا نے ہم پر رحم کیا اور مسلسل کرتا ہے۔

☆ جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوند ان پر جو اس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔ (زبور ۱۰۳:۱۳)

☆ اس لیے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

(متی ۶:۱۴۔۱۵)

☆ اس پر اس کے مالک نے اسے پاس بلا کر اس سے کہا اے شریر نوکر! میں نے وہ سارا قرض تجھے اس لیے بخش دیا کہ تو نے میری منت کی تھی۔ کیا تجھے لازم نہ تھا کہ جیسا میں نے تجھ پر رحم کیا تو بھی اپنے ہم خدمت پر رحم کرتا؟ (متی ۱۸:۳۲۔۳۳)

اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے، تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔
اس عرض میں ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے گناہوں پر نگاہ نہ کرے اور نہ ہی ان کے باعث ہماری دعاؤں کو رد کرے، کیونکہ جن چیزوں کے لیے ہم دعا کرتے ہیں ہم نہ تو ان کے حقدار ہیں اور نہ ہی ان کو حاصل کرنے کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ اور اگرچہ ہم روز گناہ کرتے اور سزا کے حقدار ہیں تو بھی ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اپنے فضل سے ہمیں تمام چیزیں بخش دے۔ اور یقیناً ہم کھلے دل سے ان کو معاف کرتے اور خوشی سے ان سے ساتھ نیکی کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف گناہ کیا ہے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

31

چھٹی عرض

اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔

آزمائش، جس کے بابت بائبل اور دعائے ربانی بات کرتے ہیں، ہمیں خدا کے نیکی پر ایمان چھوڑ دینے پر پھسلا لیتی ہے۔ شیطان اور ہماری خود غرض ذات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم خدا کے بجائے کہیں اور پناہ تلاش کریں۔

مسیحی کی زندگی ایک روزمرہ کی جدوجہد ہے۔ ہم مسلسل مختلف قسم کی برائیوں کا سامنا کرتے ہیں جیسے کہ لاتعلقی، نفرت، حسد، خود غرضی اور طاقت کی خواہش۔ ایک طرف تو ہم اندھیرے اور گناہ کی طرف کھنچتے ہیں اور دوسری طرف ایمان اور روشنی کی طرف۔ ہم سمجھ نہیں پاتے کہ خدا ہمیں بدی کی طاقت سے سکون کیوں نہیں لینے دیتا۔

سخت مصیبت کی حالت میں بھی ہم اپنی آنکھیں خدا اور اس کے کلام

میں اس کے وعدوں کی طرف لگا سکتے ہیں۔وہ ہمیں آزمائشوں کو برداشت کرنے کی قوت دے گا۔

☆ اور تو اس سارے طریق کو یادرکھنا جس پر ان چالیس برسوں میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو اس بیابان میں چلایا تا کہ وہ تجھ کو عاجز کر کے آزمائے اور تیرے دل کی بات دریافت کرے کہ تو اس کے حکموں کو مانے گا یا نہیں؟ (استثناہ ۸:۲)

☆ شیطان نے خداوند کو جواب دیا کیا ایوب یوں ہی خدا سے ڈرتا ہے؟ کیا تو نے اس کے اور اس کے گھر کے گرد اور جو کچھ اس کا ہے اس سب کے گرد چاروں طرف باڑ نہیں بنائی ہے؟ تو نے اس کے ہاتھ کے کام میں برکت بخشی ہے اور اس کے گلے ملک میں بڑھ گئے ہیں۔

(ایوب ۲:۹۔۱۰)

☆ کیونکہ جس صورت میں اس نے خود آزمائش کی حالت میں دکھ اٹھایا تو وہ ان کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے۔

(عبرانیوں ۲:۱۸)

اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔
خدا گناہ کے لیے کسی کی آزمائش نہیں کرتا۔ لیکن اس عرض میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں بچائے اور محفوظ رکھے تا کہ ابلیس، دنیا اور ہمارا جسم ہمیں دھوکے سے بے ایمانی، مایوسی اور دیگر عظیم اور شرمناک گناہوں میں گمراہ نہ کریں۔ لیکن گو ہم آزمائے بھی جائیں، ہم آخرکار غالب آئیں گے اور فتح پائیں گے۔
(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

32

ساتویں عرض

بلکہ برائی سے بچا۔

ہر شخص برائی سے بچنا چاہے گا۔ جب ہم مسیح کے سکھائے ہوئے طریقے سے دعا کرتے ہیں تو ہم اپنا بھروسہ خدا پر ڈال دیتے ہیں کیونکہ اکیلا وہ ہی بدی پر حاوی آ سکتا ہے اور ہمیں اس کے بند سے آزاد کرا سکتا ہے۔ ہم یہ وضاحت نہیں کر سکتے کہ خدا نے بدی کو کیوں پیدا ہونے دیا اور وہ کیوں اس کی قوت کی برداشت کرتا ہے۔ ہم مسیحی بڑی تلخی سے بدی کی قوت کو اپنی زندگیوں میں محسوس کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایمان بھی اس کی تباہ کن طاقت سے نہیں بچا سکتا۔ اور پھر بھی ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا خود ہماری طرف سے جنگ کرے۔ ایک دن وہ ہمیں آخری فتح بخشے گا اور تمام بدی سے آزاد کرے گا۔ خدا کی طاقت شیطان کی طاقت سے عظیم تر ہے۔

☆ خدا ہر بلا سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ وہ تیری جان کو محفوظ رکھے گا۔
خداوند تیری آمدورفت میں اب سے ہمیشہ تک تیری حفاظت کرے گا۔
(زبور ۱۲۱: ۷۔۸)

☆ میں یہ دعا نہیں کرتا کہ تو انہیں اس دنیا سے اٹھا لے بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر۔ (یوحنا ۱۷: ۱۵)

☆ پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی ان کی طرح ان میں شریک ہوا تا کہ موت کے وسیلہ سے اس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔ اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے۔
(عبرانیوں ۲: ۱۴۔۱۵)

بلکہ برائی سے بچا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔

اس عرض میں ہم خلاصے کے طور پر دعا کرتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمیں ہر طرح کی برائی سے بچائے چاہے وہ بدن یا روح پر، املاک یا ساکھ پر اثر انداز ہو۔اور جب آخر کار موت کی گھڑی آئے تو ہمارا آخر مبارک ہواور وہ اپنے کرم سے ہمے غم کی اس دنیا سے اپنے پاس آسمان پر لے جائے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

33

حمد

کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔آمین۔

خدا نے ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سنے گا۔جب ہم خدا سے وہی کچھ مانگتے ہیں جو وہ چاہتا ہے کے ہم مانگیں، ہمیں پورا یقین ہونا چاہیے کہ وہ ہمیں دے گا۔جب ہم نہ جانتے ہوں کہ ہمیں کس طرح دعا کرنی چاہیے یا ہم میں دعا کرنے کی

سکت نہ ہوتو بھی ہمیں اس حقیقت کا یقین ہونا چاہیے کہ روح القدس ہماری شفاعت کرے گا۔

دعائے ربانی کے اختتامی الفاظ میں ہم باپ کی پرستش کرتے اور خداوند یسوع مسیح کو تعظیم دیتے ہیں جس نے ہمیں یہ دعا کرنا سکھائی اور جس سے وہ اپنے تمام شاگردوں کو باہم جمع کرتا ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بادشاہت اور جلال فرد کی زندگی اور کل دنیا میں صرف خدا ہی کو حاصل ہے۔ یہاں ہم ایک اور آمین کا اضافہ کرتے ہیں۔ خدا کے لیے ہماری ستائش اس دنیا میں شروع ہوتی ہے اور آسمان پر ہمیشہ تک جاری رہے گی۔

☆ اے خداوند عظمت اور قدرت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے ہی لیے ہیں کیونکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے، اے خداوند بادشاہی تیری ہے اور تو ہی بحیثیت سردار سبھوں سے ممتاز ہے۔

(۱۔تواریخ ۲۹:۱۱)

☆ قوموں میں اعلان کرو کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ جہان قائم ہے اور اسے جنبش نہیں۔ وہ راستی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔

(زبور ۹۶:۱۰)

☆ عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر ان آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح۔ (لوقا ۲:۱۴)

☆ اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔

(رومیوں ۸:۲۶۔۲۷)

آمین

اس کا کیا مطلب ہے؟ جواب۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ یہ عرضیں ہمارے آسمانی باپ کے نزدیک قابل قبول ہیں اور وہ انہیں سنتا ہے کیونکہ اس نے خود ہمیں اس طرح دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری سنے گا۔ آمین۔ آمین کا مطلب ہے "ہاں، ایسا ہی ہو"۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

پاک رسومات (ساکرامنٹس)

بپتسمہ

ارشادِ اعظم

آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے
پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ

اوران کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو
اوران کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں
جن کا میں نے تم کو حکم دیا
اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک
ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

(متی ۲۸: ۱۹۔۲۰)

پاک شراکت
کلمات تقرری
ہمارے خداوند یسوع مسیح نے، جس رات وہ پکڑوایا گیا،
روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا

''لو کھاؤ! یہ میرا بدن ہے۔
جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے
میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔''
اسی طرح اس نے پیالہ بھی لیا
اور شکر کر کے ان کو دے کر کہا،
''تم سب اس میں سے پیو۔
یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے
جو بہتیروں کے لیے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔
جب کبھی پیو، میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔''
(متی
۲۶:۲۶۔۲۹، مرقس ۱۴:۲۲۔۲۵، لوقا ۲۲:۱۴۔۲۰، ۱ کرنتھ ۱۱:
۲۳۔۲۵)

34

پاک اصطباغ (بپتسمہ)

خدا اپنا فضل اپنے کلام اور پاک رسومات (ساکرامنٹس) کے وسیلے عطا کرتا ہے۔ یسوع مسیح نے خود بپتسمے اور پاک شراکت کا ضابطہ مقرر کیا۔ یہ پاک رسومات ہیں کیونکہ خدا کا کلام اجزا یعنی پانی، روٹی اور شیرے کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ ساکرامنٹس فضل کے دیدنی نشانات ہیں، جن کو ہم ایمان سے تھامے رہتے ہیں۔ بپتسمے اور شراکت میں مسیح حقیقی اور واضح طور پر ہمارے درمیان شامل ہوتا ہے۔

اصطباغی پانی عام، صاف پانی ہوتا ہے۔ کلام کے ساتھ مل کر یہ نجات بخش پانی بن جاتا ہے جو ہمیں ہمارے تمام گناہ سے دھو کر پاک کر دیتا ہے۔ ارشادِ اعظم میں مسیح ہمیں ترغیب دیتا ہے کہ قوموں کو تعلیم اور بپتسمے کے وسیلے سے اس کے شاگرد بنائیں۔

بپتسمہ خدائے ثالوث کے نام سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ خادم یہ کہتے ہوئے تین بار امیدوار پر پانی انڈیلتا ہے کہ ''میں تمہیں باپ، اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دیتا ہوں''۔ خدا کے نام سے التجا

کرنا اس بات کا اظہار ہے کہ بپتسمہ خدا کا کام ہے جو ہم اپنی کوشش سے
حاصل نہیں کر سکتے۔

☆ کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا
کے فرزند ہو۔ اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح
کو پہن لیا۔ (گلتیوں ۳: ۲۶۔۲۷)

☆ اور اسی پانی کا مشابہ بھی یعنی بپتسمہ یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے
وسیلہ سے اب تمہیں بچاتا ہے۔ اس سے جسم کی نجاست کا دور کرنا مراد
نہیں بلکہ خالص نیت سے خدا کا طالب ہونا مراد ہے۔
(۱۔ پطرس ۳: ۲۱)

بپتسمہ کیا ہے؟ جواب۔
بپتسمہ محض پانی نہیں ہے بلکہ یہ وہ پانی ہے جو خدا کے حکم کے مطابق اور
خدا کے کلام سے مل کر استعمال ہوتا ہے۔ خدا کا کلام کیا ہے؟ جواب۔

جس طرح سے کہ متی ۲۸: ۱۹ میں تحریر ہے: ''پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔''

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

35

بپتسمے کی نعمت

بپتسمے کی رسم میں خدا ہر فرد کو اپنے نام سے بلاتا ہے۔ یہ فضل بچوں سمیت ہر کسی کے لیے ہے۔ یسوع نے حکم دیا کہ بچوں کو اس کے پاس آنے دیا جائے کیونکہ خدا کی بادشاہت ان کی ہے جو بچوں کی مانند ہیں۔ والدین اپنے بچوں کو بپتسمے کے لیے لاتے ہیں اور ہر بچے کے لیے اس کے کفیل کے ساتھ دعا کی جاتی ہے۔ بپتسمے کی قدر ہمارے رویوں پر منحصر نہیں ہے کیونکہ بپتسمہ اور ایمان ہمارے اندر خدا کا کام ہے۔

بپتسمہ ہمیں مسیح کے شاگرد اور کلیسیا کے رکن بناتا ہے۔ گو کہ پیدائش ہی سے ہم نسل انسانی کے مشترکہ گناہ میں شریک ہیں، بپتسمے سے ہم معافی

حاصل کرتے اور مسیح کی پاکیزگی سے ملبس ہوتے ہیں۔روح القدس ہمیں نیا بناتا اور ہمیں ایمان بخشتا ہے جس سے ہم بپتسمے کے وعدے کو پکڑے رہتے ہیں۔

☆ ۔۔۔خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔میں نے تیرا نام لے کر تجھے بلایا ہے۔تو میرا ہے۔ (یسعیاہ۴۳:۱)

☆ پھر لوگ بچوں کو اس کے پاس لانے لگے تاکہ وہ ان کو چھوئے مگر شاگردوں نے ان کو جھڑکا۔یسوع یہ دیکھ کر خفا ہوا اور ان سے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ان کو منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔پھر اس نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان پر ہاتھ رکھ کر ان کو برکت دی۔

(مرقس۱۰:۱۳۔۱۶)

بپتسمہ کیا فائدے اور نعمتیں عطا کرتا ہے؟ جواب۔

خدا کے کلام اور وعدوں کے مطابق یہ گناہوں کی معافی پر اثر انگیز ہوتا، ابلیس اور موت سے چھٹکارا دیتا اور ہر ایماندار کو ابدی نجات بخشتا ہے۔

خدا کا وعدہ اور کلام کیا ہے؟ جواب۔

مرقس ۱۶:۱۶ میں تحریر ہے کہ ہمارے خداوند مسیح نے کہا ''جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے مجرم ٹھہرایا جائے گا۔''

پانی کس طرح سے اتنا عظیم اثر ڈال سکتا ہے؟ جواب۔

پانی یہ اثرات پیدا نہیں کرتا بلکہ خدا کا کلام پانی کے ساتھ مل جاتا ہے اور ہمارا ایمان جو خدا کے کلام پر منطبق ہے پانی کے ساتھ مل جاتا۔ کیونکہ

خدا کے کلام کے بغیر پانی محض پانی ہے اور کوئی بپتسمہ نہیں۔ لیکن جب وہ خدا کے کلام کے ساتھ مل جاتا ہے تو بپتسمہ بن جاتا ہے یعنی پر فضل زندگی کا پانی اور روح القدس کے غسل سے نئی زندگی، جس طرح سے کہ مقدس پولس نے ططس کو لکھا؛

ططس ۳: ۵۔۸: ''تو اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کیے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے جسے اس نے ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا تاکہ ہم اس کے فضل سے راستباز ٹھہر کر ہمیشہ کی زندگی کی امید کے مطابق وارث بنیں۔ یہ بات سچ ہے۔۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

36

بپتسمہ کی اہمیت

بپتسمے میں خدا ہمیں مسیح کی موت اور قیامت میں شریک کرتا ہے۔ ابن خدا ہمارے لیے مر گیا اور موت پر اس کی فتح ہمیں نئی زندگی میں حصہ دار بناتی ہے۔

بپتسمے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم صرف مسیح پر اپنا بھروسہ رکھیں اور اور اس کے نمونے کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم مجبور ہیں کہ روزانہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں کیونکہ نئے مخلوق کے ساتھ ساتھ ہماری پرانی خودغرض انسانیت بھی موجود رہتی ہے جو ہمیں خدا سے دور کھینچتی ہے۔

بپتسمہ جب ایک دفعہ ہو چکا تو پھر ساری زندگی ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ اگر ہم اپنا ایمان ترک کر بھی دیں تو بھی بپتسمے کا عہد اٹل ہے۔ جب ہم اصطباغی فضل میں پناہ لیتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی طاقت سے تپسیا کی ضرورت نہیں رہتی۔ روح القدس روزانہ ہمارے اندر سے خود غرضی کو اکھیڑتا اور تازہ ایمان اور محبت کو بیدار کرتا ہے۔ بپتسمہ ہمیں

زندگی اور موت دونوں کے لیے ہمت دیتا ہے۔

☆ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا؟ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اس کے ساتھ دفن ہوئے تا کہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مردوں میں سے جلایا گیا اسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔

(رومیوں ۶:۳-۴)

☆ تو آؤ ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دل کے الزام کو دور کرنے کے لیے دلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دھلوا کر خدا کے پاس چلیں۔ اور اپنی امید کے اقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے۔

(عبرانیوں ۱۰:۲۲-۲۳)

اس طرح کے بپتسمے کی کیا اہمیت ہے؟

اس کی اہمیت یہ ہے کہ ہمارے اندر کا پرانا آدم اپنے تمام تر گناہوں اور بدی کی خواہشات سمیت ہماری روزانہ کی پشیمانی اور توبہ سے غرق ہو کر مر جائے اور یہ کہ پاک اور راستباز نیا آدم باہر آئے اور خدا کی حضوری میں ہمیشہ تک زندہ رہنے کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔

یہ کہاں لکھا ہے؟ جواب

رومیوں ۶:۴ میں پولس لکھتا ہے؛ ''پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اس کے ساتھ دفن ہوئے تا کہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مردوں میں سے جلایا گیا اسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔''

37

پاک شراکت

پاک شراکت یا مقدس میز کی رسم/سیکرامنٹ پاک عشا ہے جس کی بنیاد خود مسیح نے رکھی۔اس میں وہ ہمیں اپنا بدن اور اپنا خون کھانے اور پینے کے لیے دیتا ہے۔

پاک شراکت میں روٹی اور شیرہ درحقیت مسیح کا بدن اور خون ہیں۔گوکہ ہم اس بھید کو پورے طور پر سمجھ نہیں سکتے، ہم پاک کلام میں تحریر نجات دہندہ کے اپنے الفاظ پر پورا بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔اپنی موت سے ایک رات پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ روٹی لی، اس پر برکت دی اور کہا، ''یہ میرا بدن ہے''۔اسی طرح اس نے پیالہ بھی لیا جو اس کے اپنے الفاظ کے مطابق عہد کا خون ہے، اس کا اپنا خون۔یسوع کے ان الفاظ کے مطابق ہم وفاداری سے اس کی یادگاری میں پاک شراکت

مناتے ہیں۔

میز خدا کی حضوری کا مقام ہے جس کے گرد مسیحی عبادت گزاروں کی جماعت دعا کرنے، خدا کا کلام سننے، اس کی شکرگزاری کرنے اور پاک شراکت کی رسم میں شمولیت کے لیے جمع ہوتی ہے۔ یہ عوامی اور اجتماعی الٰہی عبادت ہمیں اپنی زندگیوں اور سرگرمیوں کے لیے قوت بخشتی ہے۔

☆ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں۔ (یوحنا۶:۵۶)

☆ اور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں مشغول رہے۔ (اعمال۲:۴۲)

☆ وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا مسیح کے خون کی شراکت نہیں؟ وہ روٹی جسے ہم توڑتے ہیں کیا مسیح کے بدن کی شراکت نہیں؟ چونکہ روٹی ایک ہی ہے اس لیے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن

ہیں کیونکہ ہم سب اسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں۔
(۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۶-۱۷)

میز کی رسم / سیکرامنٹ کیا ہے؟ جواب
روٹی اور شیرے کے تحت، یہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا حقیقی خون اور بدن ہے جو ہم مسیحیوں کو کھانے اور پینے کے لیے دیا گیا ہے اور جس کی بنیاد خود مسیح نے قائم کی۔

یہ کہاں لکھا ہے؟ جواب۔
مقدس مبشران متی، مرقس، لوقا، یوحنا اور مقدس پولس یوں لکھتے ہے کہ خداوند یسوع مسیح، جس رات وہ پکڑوایا گیا، اس نے روٹی لی اور جب وہ اس کے لیے شکر کر چکا تو توڑ کر شاگردوں کو دی اور کہا "لو کھاؤ! یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا گیا ہے۔ میری یادگاری میں یہی کیا

کرو"۔اسی طرح کھانے کے بعد اس نے پیالہ بھی لیا اور شکر کرنے کے بعد اپنے شاگردوں کو دیا اور کہا"""تم سب اس میں سے پیو۔ یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے جو بہتیروں کے لیے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ جب کبھی پیو، میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔"

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

38

پاک شراکت کا انعام۔

پاک شراکت میں ہم مسیح کی صلیبی موت کو یاد کرتے ہیں۔کلوری کی صلیب پر، خدا کے اکلوتے بیٹے، خدا کے برے یسوع مسیح نے تمام دنیا کی خاطر اپنا خون بہایا اور جان دی۔ مسیح کے بدن اور خون کی رسم میں، مسیح جو صلیب پر قربان ہوا، اپنا آپ ہمیں دیتا ہے۔

جب ہم اجزا کو قبول کرتے ہیں تو پاک شراکت کا انعام جو کہ گناہوں کی

معافی ہے ہمیں ان الفاظ میں دیا جاتا ہے کہ ''تمہارے واسطے دیا گیا''۔جب ہم ان الفاظ پر ایمان رکھتے اور روٹی اور شیرے کو قبول کرتے ہیں تو ہم روحانی خوراک سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو ہماری زندگیوں کو بحال کرتی اور اپنے پڑوسی کے لیے ہمارے اندر محبت کو بڑھاتی ہے۔پاک شراکت ہمیں مسیح اور ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کرتی ہے۔ یہ آسمانی فوج اور دیگر تمام مقدسین کے ساتھ مل کر منائی جاتی ہے۔

پاک شراکت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے، مسیح ہم میں اور ہم مسیح میں قائم رہتے ہیں۔مسیح کا بدن جو زندگی کی روٹی ہے، ہماری روحانی زندگی کو غذائیت اور قوت دیتا ہے جس کا آغاز بپتسمہ سے ہوا تھا۔مسیح کا خون جو بدی کا علاج ہے، ہمیں شفا دیتا اور ہمیشہ کی زندگی پیش کرتا ہے۔پاک شراکت آسمانی ضیافت کا اعلان ہے جس میں مسیح ایک دن ہم سب کو جمع کرے گا۔

☆ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔

(یسعیاہ ۵۳:۵)

☆ جب وہ ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو ایسا ہوا کہ اس نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر ان کو دینے لگا۔ اس پر ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اس کو پہچان لیا اور وہ ان کی نظر سے غائب ہو گیا۔

(لوقا ۲۴:۳۰-۳۱)

☆ یسوع نے ان سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں۔ جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(یوحنا ۶:۳۵)

ایسے کھانے پینے کا کیا فائدہ ہے؟ جواب۔

ہمیں ان الفاظ میں بتایا گیا کہ ''تمہارے لیے'' اور ''گناہوں کی معافی کے لیے''۔ان الفاظ کے ذریعے اس رسم میں ہمیں گناہوں کی معافی، زندگی اور نجات ملتی ہے کیونکہ جہاں کہیں گناہوں کی معافی ہے وہاں زندگی اور نجات ہے۔

جسمانی کھانا پینا کس طرح اتنے گہرے اثرات پیدا کر سکتا ہے؟ جواب

کھانا اور پینا بذات خود ان اثرات کو پیدا نہیں کرتا، بلکہ یہ الفاظ کہ ''تمہارے لیے'' اور'' گناہوں کی معافی کے لیے''۔ یہ الفاظ جب جسمانی کھانے اور پینے کے ساتھ مل جاتے ہیں تو رسم میں اہم ترین حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔اور جو کوئی ان الفاظ پر ایمان رکھتا ہے اس کے پاس وہ کچھ ہے جس کا اعلان یہ الفاظ کرتے ہیں؛'' گناہوں کی معافی''

39

پاک شراکت کی اہمیت۔

مسیح کے الفاظ کے مطابق پاک عشا لینے والا ہر شخص اس کا بدن اور خون حاصل کرتا ہے۔ پاک شراکت کے جوہر کی بنیاد مسیح کے کام میں قائم ہے نہ کہ شراکت بانٹنے والے اور لینے والے پر۔ پاک شراکت میں مناسب شمولیت کی شرط ایمان ہے جس کا مطلب مسیح کے الفاظ پر یقین رکھنا ہے۔ کمزور ایمان کے باوجود ہم مسیح کے بدن اور خون سے تسلی پا سکتے ہیں جو صرف ہمارے لیے دیا گیا۔

اگرچہ ہم پورے طور پر اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں تو بھی ہم مسیح کی میز میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تاہم مسیح کی میز کو دوسرے کھانے پینے سے الگ ہونا چاہیے۔ پاک عشا میں شریک بچوں کے لیے مناسب طریقے سے اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ کلیسیا کے مستقیم ممبران کو چونکہ پاک

شراکت کے حوالے سے ہدایات مل چکی ہیں اس لیے وہ انفرادی طور پر میز میں شریک ہو سکتے ہیں۔ مزید براں، وہ کلیسیا کے مشترکہ ایمان کا اقرار کر چکے ہیں۔

پاک شراکت ہر مسیحی کے لیے ہے۔ جب ہم اپنا جائزہ لیں تو ہم اس بات کے اقرار کے لیے مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہم محبت سے خالی اور بے یقینی سے معمور ہیں۔ ہمیں اس مقدس عشا کی ضرورت ہے۔ مسیح اپنی میز پر خاص طور ان کو دعوت دیتا ہے جن کو یہ احساس ہے کہ وہ گناہ گار ہیں۔

☆ یسوع نے کہا "اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تم کو آرام دوں گا۔" (متی ۱۱:۲۸)

"پس آدمی اپنے آپ کو آزما لے اور اسی طرح اس روٹی میں سے کھائے اور اس پیالے میں سے پیے۔ کیونکہ جو کھاتے اور پیتے وقت خداوند کے بدن کو نہ پہچانے وہ اس کھانے پینے سے سزا پایگا۔" (۱ کرنتھ. ۱۱:

(۲۸۔۲۹

کون پاک عشا کو قبول کرنے کے قابل ہے۔

روزہ داری اور جسمانی تیاری اچھے بیرونی انضباط ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ ہی قابل اور پورے طور پر تیار ہے جو ان الفاظ پر یقین رکھتا ہے؛ ''تمہارے لیے'' اور ''گناہوں کی معافی کے لیے''۔ دوسری جانب، جو ان الفاظ پر ایمان نہیں رکھتا یا ان پر شک کرتا ہے، وہ نہ تو اس کو قبول کرنے کا اہل ہے اور نہ ہی تیار ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کہ ''تمہارے لیے'' کے لیے حقیقی ایماندار دل کی ضرورت ہے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

بائبل

اقرار، دعا

اور کلمات برکت۔

40

بائبل

خدا ہم سے کلام کرتا ہے۔

بائبل مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔ نئے اور پرانے عہد نامے میں ہم خدا کے کام اور تمام آدمیوں کے لیے اس کی محبت کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ مسیح کی مانند بائبل میں بھی انسان اور الہ آپس میں مربوط ہیں۔ بائبل میں خدا انسانی زبان میں خود ہم سے کلام کرتا ہے۔ خدا کے کلام کے طور پر بائبل ہمارا جائزہ لیتی، آزماتی اور ہماری خودغرضی اور بے یقینی کو ہم پر ظاہر کرتی ہے۔ آئینے کی مانند یہ ہمیں دکھاتی ہے کہ ہم درحقیقت کیسے ہیں۔ اسی دوران یہ ہماری آنکھیں ہمارے نجات دہندہ کی جانب لگاتی ہے جس نے ہمارے لیے وہ کچھ کیا جو ہم خود اپنے لیے کرنے سے قاصر تھے۔ مسیح اور ہمارے لیے اس کی محبت بائبل کو سمجھنے

کے لیے کنجی ہیں۔

چونکہ ہم اپنی زندگیاں اپنی لیاقت پر تعمیر نہیں کر سکتے اس لیے بار بار ہمیں خدا کے ان وعدوں پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے جو ہمیں اس کے کلام میں ملتے ہیں۔ جب ہم خدا کے کلام کو پڑھتے یا سنتے ہیں تو روح القدس نئے سرے سے ہمارے اندر ایمان اور حوصلے کو روشن کرتا ہے۔

☆ تیرا کلام میرے قدموں کے لیے چراغ اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۵)

☆ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ (۲-پطرس ۱:۲۱)

41

اعتراف/اقرار

ہمارے لیے معافی کا کلمہ

اعتراف میں خدا ہمارے تمام گناہ معاف کرتا ہے۔اس کے احکامات اور کلام کی روشنی میں ہم مجبور ہیں کہ ہم اقرار کریں کہ ہم نے کام، کلام اور خیال میں اس کے خلاف گناہ کیا ہے۔خدا کی محبت ہمیں حوصلہ دیتی ہے کہ ہم اپنے جرم کا اعتراف کریں۔

ہم خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف مشترکہ عبادت، شخصی اقرار، یا پھر خاموش دعا میں کر سکتے ہیں۔ جب ہمارا ضمیر ہمیں پریشان کرے اور ہم بے سکون ہوں تو ہم پادری صاحب یا کسی اور ایماندار کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر سکتے ہیں۔ جس کے سامنے اعتراف کیا جائے وہ رازداری کا پابند ہوتا ہے۔

اعتراف میں معافی اور تسلی کے الفاظ کو تھام سکتے ہیں معافی کے کلمات قطعی ہیں کیونکہ وہ خدا کے وعدے کے مطابق اس کے اپنے الفاظ ہیں۔مسیح کے باعث خدا ہمارے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔اس کی غیر مشروط معافی ہمیں معاف کرتی اور بہتر ضمیر بخشتی ہے۔

☆ میں نے تیرے حضور اپنے گناہ کو مان لیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا۔ میں نے کہا میں خداوند کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کروں گا اور تو نے میرے گناہ کی بدی کو معاف کیا۔ (زبور۳۲:۵)

☆ اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو۔ جن کے گناہ تم بخشو ان کے بخشے گئے ہیں۔ جن کے گناہ تم قائم رکھو ان کے قائم رکھے گئے ہیں۔ (یوحنا۲۰:۲۲-۲۳)

اعتراف کیا ہے؟

جواب۔

اعتراف دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا یہ کہ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کریں۔ دوسرا یہ کہ جس کے سامنے اعتراف کیا جائے بغیر کسی شک وہ شبے کے، پکے یقین کے ساتھ کہ آسمان پر خدا کے سامنے ہمارے گناہ

معاف ہو گئے ہیں اس سے معافی اور نجات اس طرح قبول کریں جیسے
کی خدا کی طرف سے۔

ہمیں کن گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے؟ جواب۔
خدا کے سامنے اس بات کا اقرار کرنا کہ ہم ہر قسم کے گناہ کے مرتکب ہیں۔ وہ گناہ بھی جن کے بارے میں ہم لاعلم ہیں، جس طرح کے ہم دعائے ربانی میں کرتے ہیں۔ تاہم اعتراف سننے والے کے سامنے ہمیں صرف انہی گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے جو ہمارے علم میں ہیں ہیں۔ وہ گناہ بھی جن کے بارے میں ہم لاعلم ہیں، جس طرح کے ہم دعائے ربانی میں کرتے ہیں۔ تاہم اعتراف سننے والے کے سامنے ہمیں صرف انہی گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے جو ہمارے علم میں ہیں اور جن کے باعث ہم پریشان ہیں۔
ایسے گناہ کون سے ہیں؟ جواب۔

دس احکام کی روشنی میں اپنی حالت پر غور کریں۔ آپ والد ہیں یا والدہ، بیٹا ہیں یا بیٹی، مالک ہیں یا نوکر، آپ نافرمان ہیں یا غیر وفادار، سست، غصہ ور، جھگڑالو ہیں، آپ نے اپنے کام یا کلام سے کسی کو کوئی نقصان پہنچایا ہے، چوری کی ہے، لاپرواہی کی ہے، کسی چیز کا زیاں کیا ہے یا کوئی اور بدی کی ہے۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

42

دعا

خدا کے ساتھ دل کلامی۔

دعا خدا کے ساتھ اور خدا کے سامنے زندگی گزارنے کا ایک انسانی طریقہ ہے۔ جس طرح سانس ہمارے جسم کے لیے ضروری ہے اسی طرح دعا بھی ہماری روحانی زندگیوں کے لیے ضروری اور فطری ہے۔ خدا ہر لمحہ ہمیں دیکھتا ہے۔ ہم اس سے اور وہ ہم سے بات کرسکتا ہے۔

دعا الفاظ کے بغیر صرف آہ بھی ہو سکتی ہے یا کسی جانی پہچانی تحریری دعا کا پڑھنا یا خدا کے ساتھ دلی دعا کرنا۔ہم تنہائی میں، دوسروں کے ہمراہ یا کلیسیا کے ساتھ مل کر دعا کر سکتے ہیں۔ہم اپنے اور دوسروں کے لیے مدد مانگ سکتے ہیں اور جو نعمتیں ہمیں ملی ہیں ان کے لیے خدا کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔دعا کا مطلب یہ بھی ہے کہ خدا کو عزت دینا، اس کی کاملیت کا اقرار کرنا، اور اس کی پرکھنے والی اور پرمحبت آنکھ کے سامنے قیام کرنا۔خدا خود اصرار کرتا ہے کہ ہم ضرورت کے وقت اس سے دعا کریں اور اس کی مدد پر بھروسہ رکھیں۔

شام کی دعا جو ہم نے بچپن سے سیکھی تمام عمر خدا پر بھروسہ رکھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔صبح کی دعا اور کھانے پر برکت ہماری روزمرہ زندگی میں چھوٹی چھوٹی عبادتیں ہیں۔جب دن کا آغاز ہوتا ہے تو ہم رات بھر کی محافظت کے لیے خدا کا شکر کرتے اور سارے دن کی مصروفیات پر اس کی برکت چاہتے ہیں۔کھانے پر ہم اس کی بھلائی کے لیے اس کا

شکر کرتے ہیں۔ شام میں ہم اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور خود کو اور دوسروں کا اس کی محافظت میں دیتے ہیں۔

☆ کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔

(فلپیوں ۴:۶۔۷)

☆ پس میں سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور التجائیں اور شکر گزاریاں سب آدمیوں کے لیے کی جائیں۔ بادشاہوں اور سب بڑے مرتبہ والوں کے واسطے اس لیے کہ ہم کمال دینداری اور سنجیدگی سے امن و آرام کے ساتھ زندگی گزاریں۔ یہ ہمارے منجّی خدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ سب

آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔

(۱۔ تمتھیس ۲:۱۔۴)

صبح کی دعا۔
صبح جب آپ اٹھیں تو مقدس صلیب کا نشان بنائیں اور کہیں۔ خدا باپ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کے نام سے۔ آمین
پھر گھٹنوں کے بل یا کھڑے ہو کر رسولوں کا عقیدہ اور دعائے ربّانی دہرائیں۔ اگر آپ چاہیں تو درج ذیل چھوٹی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔
"اے میرے آسمانی باپ! میں تیرے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلے تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے رات بھر مجھے خطرے اور مصیبت سے محفوظ رکھا۔ اور میں دعا کرتا رکرتی ہوں کہ تو آج کے دن بھی مجھے گناہ اور ہر طرح کی برائی سے محفوظ رکھ تا کہ میرے تمام کاموں اور زندگی

سے تو خوش ہو۔ میں اپنا آپ، اپنا بدن اپنی روح اور اپنا سب کچھ تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ تیرا مقدس فرشتہ میرے ہمراہ رہے تاکہ دشمن ابلیس میرے اوپر غلبہ نہ پا سکے۔

آمین۔

اب کوئی مزمور گاتے ہوئے خوشی سے اپنے کام پر رخصت ہوں۔

(مارٹن لوتھر۔ مختصر کیٹیکزم)

شام کی دعا۔

رات کو جب اپنے بستر پر جائیں تو مقدس صلیب کا نشان بنائیں اور کہیں۔

خدا باپ، خدا بیٹے اور خدا روح القدس کے نام سے آمین۔

پھر گھٹنوں کے بل یا کھڑے ہو کر رسولوں کا عقیدہ اور دعائے ربّانی دہرائیں۔ اگر آپ چاہیں تو درج ذیل چھوٹی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

"اے میرے آسمانی باپ! میں تیرے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے

وسیلے تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے اپنے کرم سے دن بھر مجھے سنبھالا، اور میں نے جہاں کہیں خطا کی ہے میرے سارے گناہوں کو معاف کر اور اپنے کرم سے آج کی رات بھی مجھے محفوظ رکھ۔

میں اپنا آپ، اپنا بدن اپنی روح اور اپنا سب کچھ تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ تیرا مقدس فرشتہ میرے ہمراہ رہے تاکہ دشمن ابلیس میرے اوپر غلبہ نہ پاسکے۔آمین۔

اب خوش دلی کے ساتھ فوراً سو جائیں۔

(مارٹن لوتھر۔مختصر کیٹیکزم)

کھانے کی دعا

اے خداوند سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں اور تو وقت پر ان کو خوراک مہیا کرتا ہے۔ تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر جاندار کی خواہشوں کو سیر کرتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ ''ہر جاندار کی خواہشوں کو سیر کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق کی اس قدر کھانے کو ملے کہ وہ مطمئن اور

اے خداوند سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں اور تو وقت پر ان کو خوراک مہیا کرتا ہے۔ تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر جاندار کی خواہشوں کو سیر کرتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ ''ہر جاندار کی خواہشوں کو سیر کرنے'' کا
مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق کو اس قدر کھانے کو ملے کہ وہ مطمئن اور خوشحال ہوں۔ خوراک کا لالچ اور فکر ایسی سیری کو روک دیتا ہے۔

اب دعائے ربّانی اور درج ذیل دعا کریں۔

شکرانے کی دعا۔

خداوند کا شکر کریں کیونکہ وہ بھلا ہے اور اس کی محبت ابد تک قائم رہتی ہے۔ وہ تمام مخلوق کو خوراک مہیا کرتا ہے۔ جب مویشی اور پہاڑ کے پرندوں کے بچے تجھے پکارتے ہیں تو وہ ان کو خوراک مہیا کرتا ہے۔
اس کی خوشی نہ تو گھوڑے کے زور میں ہے اور نہ ہی آدمی کی ٹانگوں سے اسے راحت ہے۔ خدا ان سے مسرور ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ جو اپنی امید اس کی ابد تک قائم محبت پر رکھتے ہیں۔
اب دعائے ربّانی اور درج ذیل دعا کریں۔
خداوند خدا، آسمانی باپ! ہم تیری تمام بخششوں کے لیے تیرا شکر کرتے ہیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے جو تیرے ساتھ رہتا اور

سلطنت کرتا ہے۔آمین

(مارٹن لوتھر۔مختصر کیٹیکزم)

43

کلمات برکت۔

خدا تجھے برکت دے اور تجھے محفوظ رکھے۔خداوند اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے اور تجھ پر مہربان رہے۔خداوند اپنا چہرہ تیرے طرف متوجہ کرے اور تجھے سلامتی بخشے۔

باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے۔آمین!

(گنتی ۶:۲۴۔۲۶)

ہم روز خدا کی برکات میں رہتے ہیں۔اس کی بھلائی اور رحمت نے ہمیں گھیر رکھا ہے۔اگر چہ ہم ہمیشہ اس کی محبت کی راہوں سے واقف نہ

بھی ہوں تب بھی خدا ہماری زندگیوں کی محافظت کرتا ہے۔ وہ ہمیں اندرونی اطمینان بخشتا ہے جو ہماری زندگی کی ٹوٹ پھوٹ کے دوران ہمیں سنبھالتا ہے۔خدا کی برکت پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم کسی وقت انتقال کر سکتے ہیں۔

جب ہم ایک دوسرے کو برکت دیتے ہیں یا اپنے لیے برکت مانگتے ہیں تو ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ خدائے ثالوث ہماری طرف متوجہ ہوتا اور ہمارے ساتھ ہے۔

☆ خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا باپ کی محبت اور روح القدس کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔(۲۔کرنتھیوں ۱۳:۱۴)

دس احکام	5
عقیدہ	40
دعائے ربانی	77
پاک رسومات (ساکرامنٹس)	106
بپتسمہ	108
پاک شراکت	118
بائبل	128
اقرار	129
دعا	133
اور کلمات برکت۔	141